سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک ،24۔دسمبر 2021

(یوم الجمع،19 جمادی الاوّل 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: اڑتیسواں اجلاس

جلد 38 : شمارہ 7

543

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔دسمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ایک وزیر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کی پرفارمنس بارے آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ ایک وزیر گورنمنٹ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ ضلع قصور کے قیام کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

زراعت پر عام بحث جاری رہے گی

545

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،24-دسمبر 2021

(یوم الجمع،19- جمادی الاوّل 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 10 بج کر 54 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي
السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ
فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾

سورۃ البقرہ آیات 207 تا 209

اور کوئی شخص ایسا ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے (207) مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے (208) پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ اللہ غالب ہے حکمت والا ہے (209)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

اے ختمِ رسل اے شاہِ زمن اے پاک نبیﷺ رحمت والے
تو جانِ سخن موضوعِ سخن اے پاک نبیﷺ رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں ترے وصف نہیں محتاجِ بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن اے پاک نبیﷺ رحمت والے
اے پاک شجر کے پاک ثمر تارے ہیں نبیﷺ اور تو ہے قمر
ہے ماہ جبیں تری ایک کرن اے پاک نبیﷺ رحمت والے

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 1550 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2114 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2280 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 2517 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، جناب محمد طاہر پرویز اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔میرا سوال نمبر 2761 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ صنعت کے زیر کنٹرول چلنے والے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*2761: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنے ادارے محکمہ ہذا کے تحت چل رہے ہیں۔ان اداروں کے نام بتائیں؟

(ب) ان اداروں میں کن کن ڈپلومہ جات اور ڈگری کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں کے سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان اداروں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان اداروں میں یکم اگست 2018 سے آج تک کتنے ملازمین کو کس کس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے۔ان کے نام بتائیں؟

(و) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیرانتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں کی مجموعی تعداد 14 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) فیصل آباد شہر کے 14 اداروں میں 65 مختلف سکلز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال 20-2019 کا کل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ 276 ملین روپے اور آپریشنل بجٹ کی مد میں مبلغ 48 ملین روپے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے مختلف اداروں میں کل 472 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 219 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ادارہ وار تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) ان اداروں میں یکم اگست 2018 سے آج تک 13 ملازمین کو جس جس عہدہ اور گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے ان کی تفصیل تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(و) فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیرانتظام چلنے والے اداروں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے جز (ج) میں گزارش کی تھی فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال 20-2019 کا کل بجٹ کتنا ہے۔اس میں سے جو آپریشنل بجٹ اور جو باقی بچتا ہے اس بجٹ کی تفصیل منسٹر صاحب ذرا بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! شکریہ۔ان کا سوال ہے فیصل آباد شہر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے اداروں کا سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے۔فیصل آباد شہر میں واقع مختلف ٹیوٹا کے اداروں کے سال 20-2019 کا کل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں مبلغ 276 ملین روپے اور آپریشنل بجٹ کی مد میں مبلغ 48 ملین روپے ہیں۔ان اداروں کی تفصیل اگر چاہیے تو میں ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں۔وہ جو ادارے ہیں اس میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فیصل آباد ہے، گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی وومن فیصل آباد، گورنمنٹ سٹاف ٹریننگ کالج فیصل آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد ہے۔اگر ان میں جو courses پڑھے جاتے ہیں اگر ان کی تفصیل پوچھنی ہے تو میں وہ بھی بتا سکتا ہوں ان کا duration کتنا ہے، ان کی capacity کتنی ہے enrollment کتنی ہے وہ تمام چیزیں میرے پاس موجود ہیں۔اگر معزز ممبر کو ان کی detail چاہئے تو میں provide کر سکتا ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ ٹیوٹا کے باقی جو ادارے ہیں ان میں گورنمنٹ ایگریکلچر مشینری ٹریننگ سکول فیصل آباد، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن فیصل آباد،، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن (سمن آباد) فیصل آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر وومن ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر بروسٹل جیل فیصل آباد۔گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر جیل فیصل آباد، گورنمنٹ اپرنٹس شپ ٹریننگ فیصل آباد، گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی فیصل آباد، اور آخر میں گورنمنٹ ہوزری نٹنگ ٹریننگ سنٹر فیصل آباد۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب اداروں کے نام پڑھ کر بتانے لگ گئے ہیں حالانکہ میں نے اداروں کی لسٹ نہیں مانگی بلکہ کُل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے جو انہوں نے جواب کی detail میں دیئے ہیں۔اس میں سے تنخواہوں کا 48 ملین روپے اور آپریشنل بجٹ کی مد میں نکل گئے جبکہ باقی پیسے کہاں استعمال ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ 276 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں اور اس کا جو آپریشنل بجٹ جس میں بجلی کا بل، سوئی گیس کا

بل اور کالج کے اندر چھوٹے موٹے معاملات یعنی آپریشنل کے لئے 48 ملین ہیں تو یہ تصحیح کر لیں تنخواہوں کا بجٹ 48 ملین روپے نہیں ہے بلکہ 276 ملین روپے ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! منسٹر صاحب کا تصحیح کروانے کا شکریہ۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ TEVTA کے تحت جتنے بھی ادارے چل رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: طاہر صاحب! یہ آپ کا تیسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: نہیں، جناب چیئر مین! کیونکہ میں جز (ج) پر ہی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، بسم اللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں اس ہاؤس کے لئے، اداروں کے لئے اور منسٹر صاحب کے لئے یہ سوالات لے کر آتا ہوں otherwise مجھے تنقید در تنقید کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں صرف ادارے کی اصلاح کے لئے بات کرتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو ٹیکنیکل ادارے فیصل آباد میں چل رہے ہیں جن کی تفصیل منسٹر صاحب نے یہاں اس ہاؤس میں فراہم بھی کی ہے اور میرے پاس بھی لسٹ ہے جسے میں مکمل تو نہیں پڑھ سکا کیونکہ وقت کم تھا لیکن میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا حکومت نے پچھلے ساڑھے تین سالوں سے TEVTA کے بجٹ میں کوئی اضافہ کیا ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ میں نے یہ اس لئے پوچھا تھا کہ جیسے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ کُل بجٹ مبلغ 324 ملین روپے ہے جس میں سے 276 ملین روپے تو تنخواہوں کے نکل گئے تو بچوں کے لئے باقی کیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئر مین! یہ بچوں کے متعلق تھوڑی سی تفصیل بتا دیں کہ اس سے ان کی مراد کیا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! میں یہ کہہ رہا ہوں آپ نے TEVTA کا فیصل آباد کا کُل بجٹ بتا دیا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ شہر میں واقع مختلف TEVTA کے اداروں کے سال

2019-20 کا کُل بجٹ بتائیں؟ آپ نے 324 ملین روپے بتا دیے جس میں سے 276 ملین روپے تو تنخواہوں کی مد میں نکل گئے جبکہ 48 ملین روپے آپریشنل بجٹ جسے آپ کہہ رہے ہیں بجلی، سوئی گیس وغیرہ کے نکل گئے تو اس بجٹ میں بچوں کے لئے باقی کیا ہے کیونکہ اس حکومت کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ ہم TEVTA کا بجٹ بڑھائیں گے، بچوں کو نئے کورسز دیں گے، بچوں کو سکالرشپ دیں گے اور انہیں مفت تعلیم دیں گے تو میں اس حوالے سے تفصیل پوچھنا چاہ رہا ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! Request یہ ہے کہ انہوں نے کُل بجٹ پوچھا جس پر کُل بجٹ میں جو آپریشنل بجٹ تھا اس کے متعلق بھی بتا دیا اور تنخواہوں کے متعلق بھی بتا دیا تو اس کے علاوہ تیسرا بجٹ نہیں ہوتا۔ جیسے ہُنر مند نوجوانوں کے لئے جو کورسز ڈیزائن کئے جاتے ہیں وہاں پر stipend دیا جاتا ہے جسے PVTC کے اندر جو ہمارا PSDA (Punjab Skilled Development Authority) کا ادارہ ہے، ان کے اندر بچوں کو پانچ سو یا ہزار روپے کے حساب سے سکالرشپ دیا جاتا ہے otherwise کالجز کے اندر یہ تو already subsidized education حکومت provide کرتی ہے۔ میں یہاں پر خاص بات بتاتا چلوں کہ TEVTA کے ادارے کے اندر آج تک، آج سے مراد 2018 تک اور اس سے پہلے جتنی بھی حکومتیں رہی ہیں کسی نے بھی وہاں کے ملازمین کے لئے کوئی ویلفیئر کا کام نہیں کیا۔ ہم نے ان کی departmental promotion کو streamline کیا۔ ملازمین یہاں سے چھوڑ کر دوسرے اداروں میں چلے جاتے تھے جس کی reason یہ تھی کہ یہ pensionable authority نہیں تھی۔ ہم نے آکر یہاں پر پنشن کا اجراء کیا ہے جو سب سے بڑا کام تھا جسے ملازمین کی side پر اور اساتذہ کی side پر ہم نے کیا تاکہ وہاں پر teacher کی job کی sustainability ہو سکے اور وہ ملازمت چھوڑ کر نہ جائے، تو ہم نے یہ کیا ہے۔ جہاں تک طلباء کے لئے ہے تو ہم نے 2018 میں حکومت میں آنے کے بعد، پوری دنیا میں 120 ممالک کے اندر جو تعلیم پڑھائی جاتی ہے جسے CBTA کہتے ہیں یعنی Competency Based Training and Assessment Curriculum یہاں پر وہ introduce کروایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے TEVTA کے اندر یہ نہیں تھا اور اسی وجہ سے

جتنے بھی TEVTA کے students جو ڈگری یا سرٹیفکیٹ لیتے تھے، اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی کیونکہ اس کی کوئی accreditation نہیں تھی۔ اسے باہر کے کسی بھی ملک میں کہیں بھی سراہا نہیں جاتا تھا تو یہ پہلی دفعہ ہوا کہ ہم نے اسے CBTA کے اوپر shift کیا ہے۔ اب ہماری کوشش ہے کہ ہم TEVTA کے اندر ایسی technologies کو متعارف کروا رہے ہیں جو کہ پوری دنیا میں اس وقت رائج ہیں اور جسے پوری دنیا میں demand driven کے طور پر لیا جاتا ہے۔ بچوں کے لئے علیحدہ سے کوئی بجٹ نہیں رکھا جاتا کہ اس بجٹ کے اندر بچوں کے لئے کوئی پیسے رکھے ہیں بلکہ انہیں already subsidized تعلیم دی جاتی ہے جس کے لئے حکومت پنجاب بجٹ دیتی ہے۔ جیسے کہ ہُنر مند نوجوانوں کے لئے ڈیڑھ ارب روپے حکومت پنجاب نے اس بجٹ میں رکھا تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو ہُنر مند بنایا جاسکے اور انڈسٹری کے اندر بھیجا جاسکے یا باہر جہاں وہ جانا چاہتے ہیں انہیں بھیجا جاسکے لہٰذا بچوں کے لئے علیحدہ بجٹ کوئی نہیں رکھا جاتا۔ صرف ان کورسز کے لئے جو PVTC کے اندر دیے جاتے ہیں جہاں پر بچوں کو پیسے دیئے جاتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، نہیں۔ طاہر صاحب! آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ معزز ممبران کے کافی سوالات ہیں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بس آخری سوال کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں، کرلیں اور مختصر رکھنا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے جز(د) میں پوچھا تھا کہ ان اداروں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟ خالی اسامیوں کے متعلق پچھلے اجلاس کے اندر بھی منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس کو تین سے چھ ماہ کے اندر fill کرلیں گے لیکن آج بھی وہی figure ہاؤس کے اندر پیش کیا گیا ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ اسامیاں جنہیں fill کرنے کے لئے تین سے چھ ماہ کا وقت لیا گیا تھا، کب تک fill کریں گے اور اگر یہ fill نہیں کی جاسکیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! دو طرح کی سیٹیں TEVTA میں fill ہوتی ہیں۔ایک وہ سیٹیں ہیں جو promotion کے ذریعے ہوتی ہیں یعنی وہیں سے ملازم نے promote ہو کر اگلی سیٹ پر اس سیٹ کے ساتھ اس gap کو fill کرنا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ تقریباً یہ تین ہزار سے زائد سیٹیں ہیں جو اس طرح سے fill ہوں گی۔

دوسری 2200 کے قریب سیٹوں کا process ہم نے adopt کیا ہوا ہے اور ہماری کوشش ہے کہ PPSC کے ذریعے best of the best human resource engage کیا جائے۔اس مقصد کے لئے process کو adopt کیا گیا ہے جس کے لئے بجٹ بھی موجود ہے جبکہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے، فنانس کمیٹی سے بھی اس کی منظوری ہو گئی ہے تو تمام مراحل کو طے کر لیا گیا ہے۔اب اگلا process step by step اختیار کرتے ہوئے اخبار میں اشتہار کر کے PPSC کے ذریعے ہم کچھ کریں گے اور کچھ کو محکمہ خود کرے گا۔شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 3197 کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 3528 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3669 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔وہ بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3768 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔تشریف فرمانہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3843 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال نمبر 3965 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔وہ بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3993 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔تشریف فرمانہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4023 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 4102 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 4134 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔تشریف فرما نہ ہیں

لہٰذا اس سوال نمبر 4233 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 4252 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 4302 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی کے رہائشی علاقوں میں قائم فیکٹریوں کے بوائلر کو چلانے کے لئے ایندھن کی نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

*4302: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی فیصل آباد کی کس کس فیکٹری / کارخانہ میں کتنے کتنے بوائلر لگے ہوئے ہیں ان فیکٹریوں کے نام بتائیں؟

(ب) ان بوائلرز کو چلانے کے لئے گیس استعمال ہوتی ہے یا کوئلہ استعمال ہوتا ہے یا پھر ان میں ٹائر جلائے جاتے ہیں؟

(ج) ہر فیکٹری / کارخانہ میں جو بوائلر لگایا گیا ہے کیا اس کا متعلقہ محکمہ سے این او سی حاصل کیا گیا تھا؟

(د) ان بوائلر کی چیکنگ کے لئے محکمہ کا کتنا سٹاف تعینات ہے ان کے نام بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان علاقہ جات کی اکثر فیکٹریوں / کارخانہ جات میں ناقص اور غیر معیاری مٹیریل کے بوائلر لگے ہوئے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان فیکٹریوں کی انسپکشن کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) مقبول روڈ میں 19، المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی میں 40 بوائلرز لگے ہوئے ہیں ان کی تفصیل کے لئے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان بوائلرز کو چلانے کے لئے گیس، کوئلہ، لکڑی اور چاول کا چھلکا استعمال ہوتا ہے ٹائر نہیں جلائے جاتے۔

(ج) بالکل متعلقہ محکمہ سے این او سی حاصل کیا جاتا ہے۔

(د) ان بوائلر کی چیکنگ کے لئے محکمہ کی طرف سے ایک ڈپٹی چیف انسپکٹر آف بوائلر فیصل وسیم، دو سینئر کلرک رمضان اور عبداللہ امین جبکہ ایک نائب قاصد عبدالغفار ہے۔

(ہ) یہ درست نہیں ہے۔ بوائلر کو چلانے سے پہلے رجسٹرڈ کیا جاتا ہے اور تمام قانونی پہلوؤں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ بوائلر کسی مجاز مینوفیکچررز کا بنا ہو اور پھر مینوفیکچرنگ کے مختلف مراحل میں اس کو مجاز تھرڈ پارٹی نے معائنہ کیا ہو۔

(و) ان فیکٹریوں میں لگے ہوئے بوائلرز کی قانون کے مطابق سال میں ایک بار انسپکشن کی جاتی ہے۔ اگر دوران انسپکشن ان میں کوئی نقص پایا جائے تو مالک کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس نقص کو دور کرے پھر اس کی دوبارہ انسپکشن کی جاتی ہے اگر وہ درست حالت میں پایا جائے تو سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ نقص دور نہ ہو تو بوائلر کو discard کر دیا جاتا ہے اور آئندہ سال چلنے کی اجازت نہ دی جاتی ہے۔ مقبول روڈ، المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی فیصل آباد کی فیکٹریوں میں لگے ہوئے بوائلرز کی قانون کے مطابق سالانہ انسپکشن ہو رہی ہے۔ لہٰذا کسی دیگر ایکشن کی ضرورت نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سر فراز کالونی فیصل آباد کی کس کس فیکٹری اور کارخانہ میں کتنے کتنے بوائلر لگے ہوئے ہیں جس کے جواب میں منسٹر صاحب نے تفصیل بتائی ہے تو کیا کوئی یہ بھی قانون ہے کہ رہائشی علاقے میں کمرشل فیکٹریوں میں بوائلر لگا دیئے جائیں؟

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئر مین! ایسا کوئی قانون نہیں ہے لیکن ایک بات ذرا ذہن میں رکھی جائے کہ جب کوئی انڈسٹری، آپ لاہور کی مثال لیں فیروز پور روڈ، ملتان روڈ یا رائیونڈ روڈ پر جو انڈسٹریز لگی ہوئی ہیں ہوتا یہ ہے کہ انڈسٹری کہیں دور دراز علاقوں میں جا کر لگ جاتی ہے جس طرح 90 کی دہائی سے پہلے انڈسٹری لگانے کا یہ طریقہ تھا کہ چونگی سے پار جا کر کہیں پر بھی وہ انڈسٹری لگا سکتا تھا۔ انہوں نے انڈسٹری لگائی جب لگائی تو وہاں آبادی ہو گئی، جب آبادی ہو گئی تو آبادی والے اب یہ کہتے ہیں کہ ان کو یہاں سے نکالو کیونکہ اب ہم آکر بیٹھ گئے ہیں۔ کسی طرح بھی، کسی لحاظ سے بھی residential areas میں بوائلر یا فیکٹری لگانے کی اجازت نہیں ہے لیکن جو میں نے آپ کو reason بتائی ہے کہ 90 کی دہائی سے پہلے فیکٹریاں لگتی رہی ہیں بعد میں وہاں کالونیاں بن گئیں، گھر بن گئے چاہے وہ with permission بنے یا without permission بنے لیکن آبادی ہو گئی۔ اب آبادی والوں کا مطالبہ ہے کہ ہم یہاں رہتے ہیں لہذا یہ residential ہو گیا ہے اب ان فیکٹریوں کو یہاں سے نکالا جائے۔ حالانکہ تاریخ اس کے الٹ ہے، تاریخ یہ ہے کہ پہلے وہاں پر فیکٹری لگی بعد میں آبادی ہوئی ہے۔ Specifically ان کے سوال کا یہ جواب ہے کہ کسی رہائشی جگہ پر جو فیکٹریاں already لگی ہوئی ہیں وہ تو اپنی جگہ پر ہیں ان کے علاوہ کسی بھی رہائشی ایریا میں کسی کو نئی فیکٹری لگانے کی اجازت ہے نہ بوائلر لگانے کی اجازت ہے۔ اگر ان کا کوئی اور ضمنی سوال ہے تو اس کا جواب دینے کے لئے میں حاضر ہوں وہ کر لیں پھر اس کے بعد میں نے اس حوالے سے ہاؤس کو update بھی کرنا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! شکریہ۔ بات یہ ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے تب سے مقبول روڈ المعصوم ٹاؤن اور سرفراز کالونی رہائشی آبادی ہے۔ اس آبادی میں لوگ رہائش پذیر تھے اور ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں یہاں پر علامہ اقبال کالونی اور دیگر چھوٹی آبادیاں تھیں وہاں پر اڑھائی مرلہ کے کوارٹر بنا کر دیئے گئے تھے۔ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے یہ رہائشی

علاقہ کہلاتا ہے۔ میں بالکل اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں کہ وہاں پر ,1993, 1994 1997 ,1996 ,1995 سے انڈسٹریاں لگنی شروع ہوئیں تو متعلقہ محکمہ جات کو انہیں روکنا چاہئے تھا۔ اب وہاں پر آئے روز حادثات ہوتے ہیں، بوائلر پھٹتا ہے۔ پہلے مقبول روڈ والا حادثہ ہوا اس سے پہلے۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج جمعہ کا دن ہے اور ایگریکلچر پر بہت important بحث ہے۔ اگر آپ صرف question پر ہی رہیں گے تو ایجنڈا جلدی ختم ہو جائے گا پھر ہم ایگریکلچر پر بھی بحث کر سکیں گے۔ ٹائم بہت تھوڑا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! وہاں پر جو فیکٹریاں بعد میں لگی ہیں، ابھی بھی لگ رہی ہیں اور دو سال پہلے پرنٹنگ یونٹس کی فیکٹریوں کے NOC بھی جاری کئے گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس کے کہنے پر کئے گئے ہیں؟ اگر یہ قانون ہے کہ رہائشی علاقوں میں فیکٹریاں نہیں لگ سکتیں تو وہاں پر یہ فیکٹریاں کس کے کہنے پر لگی ہیں اس کی انکوائری کروائیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! جو معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ NOC جاری کئے گئے ہیں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے پاس NOC کے لئے apply نہیں کیا جاتا بلکہ متعلقہ انتظامیہ قواعد و ضوابط کے مطابق ان کی منظوری دیتی ہے۔ اگر ان کے ذہن میں کسی specific فیکٹری کے بارے میں کوئی سوال ہے تو وہ ضرور کریں میں اس کے لئے حاضر ہوں۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی فیکٹری لگاتا ہے تو ہم اسے کچھ چیزوں کا تو NOC دیتے ہیں لیکن کچھ NOC کا ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جب فیکٹری میں بوائلر لگے گا تو وہ ہمارے پاس آئے گا، ڈی.جی انڈسٹری کے آفس میں آئے گا اور وہاں بوائلر کے لئے apply کرے گا۔ اس کی ایک انسپکشن کا طریق کار ہے۔ پہلے اس کی انسپکشن ڈی.جی انڈسٹری کے چیف بوائلر کرتے ہیں، اب ہم نے اس regime کو بھی تبدیل کر دیا ہے جو 70 سال پرانا تھا۔ Although حکومت میں وہ لوگ بھی رہے ہیں جو خود industrialist تھے لیکن انہیں کبھی یہ سوچ نہیں آئی کہ انڈسٹری والے کو کتنی problems آتی ہیں۔ جتنی بھی وہ انڈسٹریاں جو بوائلر پر چلتی ہیں

اب ہم نے ان کے لئے Inspector-less regime کے نام سے ایک نئی پالیسی introduce کی ہے۔ اب کوئی بھی حکومتی انسپکٹر کسی بھی فیکٹری کے اندر نہیں جائے گا۔ جہاں پر بوائلر موجود ہے وہاں پر third party کے ذریعے انسپکشن ہوگی۔ جو حکومت کی فیس ہے وہ حکومت کے پاس جمع ہو جائے گی اور جو پرائیویٹ ادارے انسپکشن کرنے والے ہیں جن کی ہمارے ساتھ enlistment ہے ان کی فیس ان کو دی جاتی ہے۔ یہ اتنا بڑا کام ہے جو ہم نے کرپشن کو ختم کرنے کے لئے کیا ہے۔ میں نے آنے کے ساتھ ہی third party کو شامل کرنے والا کام کیا۔ اس پر تھوڑا سا ٹائم لگا ہے لیکن الحمدللہ ہم نے اس کام کو کیا ہے۔ صرف ادھر نہیں کیا بلکہ باقی فیکٹریوں میں جو لیبر انسپکٹر جاتے ہیں ان کو بھی Inspector-less کیا ہے۔ ہم نے Inspector-less کیا ہے Inspection-less نہیں کیا تاکہ کوئی انسپکٹر کسی بھی industrialist کا استحصال نہ کر سکے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ایک بات کہنا چاہ رہا ہوں کہ 2003 میں بھی ہم نے Inspector-less regime کو introduce کروایا تھا لیکن جب ان کی حکومت آئی تو انہوں نے اس کو ختم کر دیا۔ انہوں نے کوشش کی کہ ہر انسپکٹر اپنی جو دیہاڑی لگا سکتا ہے وہ لگائے۔ اب کسی انسپکٹر کو جرأت نہیں ہے کہ وہ کسی فیکٹری میں جائے۔ ہم نے انسپکشن کے لئے بھی ایک parameter بنا دیا ہے کہ وہ ان اصولوں کے تحت inspection کر سکتا ہے۔ اگر کسی فیکٹری والے کو کوئی شکایت ہے تو وہ متعلقہ فورم پر آکر درخواست دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے تمام لیبرز کو رجسٹریشن کرنے کے لئے ایک web portal بنا دیا ہے جس کو ہم self-assessment کہتے ہیں۔ ہم نے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں بہت زیادہ کام کئے۔ آپ کسی دن اس پر discussion رکھیں اِنشاءاللہ میں ہاؤس کو update کروں گا۔ شکریہ

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب وزیر قانون مجلس خصوصی کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں گے۔

مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 اور مسودہ قانون پناہ گاہ اتھارٹی پنجاب 2021 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں

I- The Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 44 of 2020); and

II- The Punjab Panah Gah Authority Bill 2021 (Bill No. 01 of 2021)

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں بھی ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

I lay the Performance of Audit Report on Tehsil Headquarter Hospital Khushab for the Audit Year 2018-19.

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب چیئرمین: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

گورنمنٹ عزیز بی بی ہسپتال روشن بھیلہ ضلع قصور کے قیام کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I lay the Performance Audit Report on Establishment of Government Aziz Bibi Hospital Roshan Bheela District Kasur for the Audit Year 2018-19.

MR CHAIRMAN: The report has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2 for examination report within one year.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: اب ہم سوالات کی طرف آتے ہیں۔ یہ سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں میرا سوال نمبر 2114 ہے میں اس کو take up کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، وہ dispose of ہو گیا ہے اب آپ سوال نمبر 4500 کو لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہاں محترم وزیر قانون بھی بیٹھے ہیں۔ میں لائبریری میں ایک Adjournment Motion تیار کر رہا تھا اور وہاں سے پیدل آیا ہوں جب یہاں پہنچا تو میرا سوال گزر چکا تھا۔ میں اسمبلی میں موجود تھا اگر آپ مہربانی فرمائیں۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ لائبریری میں تھے تو تلاوت اور نعت کے درمیان تشریف لے آتے لیکن اب آپ سوال نمبر 4500 take up کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مہربانی فرمادیں میں پچھلا سوال take up کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، thank you very much آپ یہی والا سوال لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ مہربانی کر دیں یہ مسئلہ بہت ضروری ہے۔ آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ بسم اللہ کریں اور سوال نمبر 4500 لیں آپ پہلے بھی اس طرح کر چکے ہیں۔ اگر آپ written request بھیج دیتے تو آپ کو اجازت مل جاتی تھی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اسمبلی میں موجود تھا۔

جناب چیئرمین: آپ اگلا سوال لیں، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھ پر شفقت فرمادیں یہاں لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال نمبر 4500 ہے۔ آئندہ یہ پریکٹس نہیں ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آئندہ یہ پریکٹس نہیں ہو گی اب موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا بڑا اچھا بزنس آتا ہے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آئندہ یہ پریکٹس نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: آپ سوال نمبر 4500 پر آجائیں یہ ٹھیک رہے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے پچھلا سوال کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! مجھے اگلے سوال جانے پر مجبور نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! دیکھ لیں، حالانکہ یہ میرا right ہے میں یہاں پر موجود تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ آپ کا right نہیں ہے۔ آپ کا right یہ ہے کہ آپ اسمبلی میں تشریف لائیں اور پھر سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں request کر رہا ہوں میرے حلقے کی یہ بہت بڑی ضرورت ہے۔ یہ انڈسٹری کا سوال ہے آپ مجھ پر مہربانی کریں۔ یہ آپ کی اور ہاؤس کی مجھ پر بہت بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! پلیز، آپ سوال نمبر 4500 کو take up کر لیں جمعہ کا دن ہے اور ٹائم بھی تھوڑا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! چلیں، مجھے صرف ایک سوال take up کر لینے دیں۔ میں صرف ایک سوال کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اس پر چیئر کا decision آ گیا ہے وہ کیسے لے سکتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ مہربانی کریں مجھے سوال کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ اس طرح نہ کریں۔ ہمیں رولز کے خلاف نہیں چلنا۔ آپ سوال نمبر 4500 کو take up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں اُس پر تو بات کر لوں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ غلط کر رہے ہیں۔ آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کو مجبور بالکل نہیں کر رہا۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کی respect کرتا ہوں لیکن آپ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپ کا question چھوڑ دوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ سے بار بار استدعا کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہٰذا سوال نمبر 4533 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر اب بھی سوال لینا ہے تو میں آپ کا سوال نمبر 4500 کو take up کر سکتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! مجھے پچھلے سوال سے ضمنی سوال کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، sorry میں نے آپ سے کہہ دیا ہے۔ Please آپ اس طرح نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں request کر رہا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ اس طرح نہ کریں۔ آپ سوال نمبر 4500 پر آجائیں ورنہ یہ precedent بن جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ precedent نہیں بنتا، آپ مہربانی کریں یہ علاقے کی ضرورت ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اگر آپ نے سوال نمبر 4500 نہیں لینا تو میں اگلا سوال take up کرنے لگا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 5037 چودھری مظہر اقبال کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5037 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: محکمہ صنعت کے تحت چلنے والے، انڈسٹریل اسٹیٹ اور اداروں سے متعلقہ تفصیلات

5073*: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں کون کون سے ادارے اور انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ ہذا کے تحت چل رہے ہیں؟

(ب) محکمہ ہذا کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وار کتنا تھا؟

(ج) اس محکمہ کے تحت جو ٹیکنیکل کالج ہیں ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) اس محکمہ نے ضلع ہذا میں بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے تو اس کی تفصیل دی جائے؟

(ہ) اس محکمہ نے یکم اگست 2018 سے آج تک جو جو کام اس ضلع میں سرانجام دیئے ہیں ان کی تفصیل دی جائے نیز پی پی۔243 میں جو ادارے چل رہے ہیں ان کی تفصیل مع ان کی مکمل صورت حال سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع بہاولنگر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام 12 ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کام کر رہے ہیں۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ ضلع بہاولنگر میں صرف ایک دفتر ڈسٹرکٹ آفس (IPWM) کے نام سے بھی چل رہا ہے۔ ضلع بہاولنگر میں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے زیر انتظام ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ آفس کام کر رہا ہے تاہم ضلع میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں (DG, IPWM) کے دفتر کا مالی سال 20-2019 کا مدوار بجٹ 32,29,000 (بتیس لاکھ انتیس ہزار روپے) ہے۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا مالی سال 20-2019 کے بجٹ کا کل حجم 3,898.936 ملین ہے۔ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں ٹیچنگ کیڈر کی 64 اسامیاں جبکہ نان ٹیچنگ کیڈر کی 50 اسامیاں خالی ہیں۔ تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) ضلع بہاولنگر میں حکومت پنجاب / محکمہ صنعت و تجارت، سرمایہ کاری اینڈ سکلز ہنر مندی فی الوقت کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ نہ ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔243 ضلع بہاولنگر میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مندرجہ ذیل تین ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین ہارون آباد۔

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ہارون آباد۔

3۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چشتیاں۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے یکم اگست 2018 سے آج تک 1,085,913,000 روپے کے آسان شرائط پر 37,482 قرضہ جات ضلع بھر سے بے روزگاری کے خاتمہ، خواتین کی معاشی ترقی اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے فراہم کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار پروگرام	رقم	قرضہ جات
1۔وزیر اعلیٰ خود روزگار سکیم	1,079,638,000	37,342
2۔ بہاولنگر و چولستان کی خواتین کی معاشی خوشحالی کا پروگرام	2,375,000روپے	95
3۔بلا سود مالی معاونت کا پروگرام	2,800,000روپے	28
4۔گھریلو صنعتوں کی مالی معاونت کا پروگرام	1,100,000	17
کل رقم	1,085,913,000	37,482

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (د) میں یہ پوچھا تھا کہ اس محکمہ نے ضلع ہذا میں بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے تو اس کی تفصیل دی جائے؟ اب جب یہ ایوان شروع ہوا تھا تو میں نے اس وقت شروع میں question دیا تھا اور منسٹر صاحب سے اس پر کئی دفعہ discussion بھی ہوئی۔ اب ریکارڈ کے مطابق اس سوال کا جواب بھی 24۔ جون 2020 سے آیا ہے اور محکمہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ضلع بہاولنگر میں حکومت پنجاب محکمہ صنعت و تجارت، سرمایہ کاری اینڈ سکلز ہنر مندی کا فی الوقت کوئی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ نہ ہے تو میری اس ایوان کے توسط سے گزارش ہے کہ بہاولنگر ضلع کا قصور کیا ہے؟ یہ وہ ضلع ہے جو سب سے زیادہ آپ کو cotton اور wheat مہیا کرتا ہے یعنی آپ یہ ریکارڈ میں دیکھ لیں کہ اس دفعہ بھی کاٹن کی سب سے زیادہ bales پیدا کی ہیں، گندم بھی سب سے زیادہ ہوئی ہے اور باقی ضلعوں کے بھی ٹارگٹ پورے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ رائس کے حوالے سے، maize کے حوالے سے اور سن فلاور کے حساب سے بہترین ضلع ہے۔ اگر یہ انڈسٹریز جن کا مٹیریل وہاں پیدا ہو رہا ہے تو اس base پر وہاں انڈسٹری لگائی جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ضلع سے بے روزگاری کا بھی خاتمہ ہو گا اور آپ کی گھی کی جو کمی ہے اور باقی جو اس وقت ملک کو گندم اور کاٹن کی کمی کا سامنا ہے اس کمی کو بھی پورا کرنے میں مدد دے گا اور جو اربوں ڈالر اس کی import پر خرچ کیا جا رہا ہے اس کی بھی بچت ہو گی۔ اب اس سلسلے میں مَیں منسٹر صاحب سے جواب چاہوں گا کہ اس سوال کا جواب تو 20۔ اپریل 2020 کو آگیا تھا تو کیا اس کے بعد اس پر

کوئی توجہ دی گئی اور کیا بہاولنگر ضلع کو اس قابل سمجھا گیا کہ وہاں کے لوگوں کے روزگار کا arrangementاور وہاں کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کوئی منصوبہ زیر عمل آئے؟ یہ وہ واحد ضلع ہے جس کے بارے میں پچھلی دفعہ کے وقفہ سوالات میں بھی کہا گیا تھا کہ اس کو سی پیک کے ساتھ ملانے کا کوئی بھی منصوبہ زیر غور نہیں ہے تو میری آپ سےrequest ہے کہ اسے اتنا بھی نظر انداز نہ کریں اور آپ سے اس سلسلے میں ہمدردانہ روّیے کا مشتاق ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! شکریہ۔ معزز ممبر نے ابھی ضلع بہاولنگر کے حوالے سے بات کی ہے تو میری request یہ ہے کہ محکمہ ہذا نے تو اپنا جواب آپ کے پاس ایک written form میں جمع کروادیا ہے جو متعلقہ معزز ممبر نے بھی پڑھ لیا ہے۔ یہاں پر جواب دیا گیا ہے کہ بہاولنگر میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے تو اس سے پہلے میں تھوڑی سی اور وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ہم بہاولپور کے اندر بھی ایک انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں لے کر آئے ہیں جس کی ڈویلپمنٹ تقریباً 25 فیصد ہو چکی ہے اور انشاءاللہ ہمیں امید ہے کہ جنوری اور فروری میں محکمانہ ٹینڈر کرنے اور اس کو launch کرنے کے باقی 75 فیصد معاملات complete ہو جائیں گے۔ ہم بہاولپور کے اندر ایک اچھی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے جا رہے ہیں۔ اس طرح وہاں پر پنجاب سمال انڈسٹری کی طرف سے ایک چھوٹی انڈسٹری پہلے سے موجود ہے جو تقریباً colonize 100% اور populated ہے۔ اب یہاں پر معزز ممبر نے یہ فرمایا ہے کہ ضلع بہاولنگر کے اندر ہمیں انڈسٹریل اسٹیٹ دی جائے تو کسی بھی انڈسٹریل اسٹیٹ کو لگانے کے لئے وہاں پر چیمبر آف کامرس اور گورنمنٹ پنجاب کا ایک ادارہ جسے ہم اربن یونٹ کہتے ہیں اس کے ذریعے پہلے وہاں پر سروے کرواتے ہیں کہ یہاں پر کون سی انڈسٹری لگ سکتی ہے تاکہ viable industry لگائی جائے۔ صرف انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا مقصد نہیں بلکہ انڈسٹریل اسٹیٹ بنا کر اس کو populate اور colonize کرنا مقصد ہے تاکہ وہاں پر زیادہ سے زیادہ انڈسٹری لگ جائے۔ اب جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے تو میں ان سے request کروں گا کہ سیکرٹری پنجاب سمال انڈسٹری سپیکر گیلری میں بیٹھے ہیں تو میں ان کو ابھی آرڈر کر رہا ہوں اور

انہیں direction دے رہا ہوں کہ وہ پنجاب سمال انڈسٹری کے ذریعے بہاولنگر کے اندر جگہ کو دیکھے کہ گورنمنٹ لینڈ کون سی ہے۔ مزید میں متعلقہ معزز ممبر سے request کروں گا کہ آپ بھی تشریف لائیے گا ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں اگر اس کی viability بنتی ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ میں on the floor of the House یقین دلاتا ہوں کہ ہم اِن کو انڈسٹریل اسٹیٹ بنا کر دیں گے۔ ہم نے یہاں پر نہیں بلکہ ضلع جھنگ اور ساہیوال میں بھی نئی انڈسٹری بنائی ہیں۔ ہم نے گوجرانوالہ کے اندر بھی انڈسٹری بنا کر دی ہے اور سیالکوٹ میں بھی سرجیکل سٹی بنا رہے ہیں۔ Otherwise وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ اس بجٹ کے اندر رکھی ہے یہ جتنی بھی میں باتیں کر رہا ہوں یہ تمام کی تمام budgeted ہیں اور ADP کے اندر reflected ہیں۔ اگلے سال کے لئے، معزز ممبر ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں، یہ نہیں کہ ہم نے کوئی pick and choose کیا ہے۔ ہم باقاعدہ اس کی ایک سروے study کرواتے ہیں اور اگر study کرنے کے بعد اس کی viability بنتی ہے تو ہم وہاں پر اس کو بناتے ہیں۔ ہم نے specially سمال انڈسٹری کے حوالے سے پورے پنجاب کی mapping کی ہوئی ہے تو میں اس کو دیکھ لیتا ہوں کہ ان کا نمبر کس جگہ پر آتا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اگر وہ ان نمبروں میں fall کرتی ہے کہ جہاں پر جلدی بنانی چاہئے تو ہم ان کو وہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنا کر دیں گے کیونکہ already ہمارے کالجز وہاں پر موجود ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کالجز کا پورا ایک echo system ہو تاکہ اگر وہاں سے بچے نکلیں تو کسی انڈسٹری کے اندر ان کی کھپت ہو تو میں نے اپنے سیکرٹری صاحب کو کہہ دیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ یہ تشریف لائیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور عوام کی ویلفیئر کے لئے بالکل حاضر ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے بڑا تفصیلاً اس کا جواب دیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ جب ہم اکٹھے مل کر یہ سروے کریں گے تو آپ کو وہاں پر اور بہت ساری opportunities ملیں گی۔ میں ایک اور request کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح باقی علاقوں کی ترقی کے لئے ٹیکس فری زونز بنائے گئے ہیں تو اس کو بھی ٹیکس فری زون

بنادیا جائے تاکہ اس کی بڑھوتری ہو اور یہاں لوگ بڑے شوق کے ساتھ انڈسٹری لگائیں اور ہمارے اپنے وہاں پر بزنس basedلوگ ہیں ماشاءاللہ وہ بہت influential بھی ہیں، مالدار بھی ہیں اور کریڈٹ بھی رکھتے ہیں تو انشاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ ضلع دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے گا۔ اب میرا دوسرا ضمنی سوال جز(ہ) سے متعلق ہے کہ محکمہ نے یکم اگست 2018 سے آج تک جو کام اس ضلع میں سرانجام دیئے ہیں ان کی تفصیل دی جائے۔ نیز پی پی۔243 میں جو ادارے چل رہے ہیں ان کی تفصیل مع ان کی مکمل صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟ اس سلسلے میں جو جواب دیا گیا ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن نے یکم اگست 2018 سے آج تک 1,085,913,000 روپے کے آسان شرائط پر 37,482 قرضہ جات ضلع بھر سے بے روزگاری کے خاتمہ، خواتین کی معاشی ترقی اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے فراہم کئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نمبر 1 پر وزیراعلیٰ خودروزگار سکیم کے تحت جو بہت بڑی ایک figure دی گئی ہے اُس میں تقریباً 37,342 لوگوں کو قرضہ جات دیئے گئے ہیں اور تقریباً ایک ارب روپے سے زیادہ کی amount ہے جو میں پڑھ سکا ہوں تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کن سکیموں کے تحت دی گئی ہے کیونکہ میں اس پر تھوڑا سا doubtful ہوں کہ اتنے پیسے وہاں پر disburse کئے گئے ہیں اُس کے کیا نتائج نکلے ہیں اور اُن لوگوں نے اس کو کس طرح utilize کیا ہے اگر حقیقتاً یہ پیسے دیئے گئے ہیں تو پھر اس کے ساتھ وہاں پر کیا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ جو ابھی معزز ممبر نے وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کے تحت بات کی ہے کہ تقریباً 1 ارب روپے سے زیادہ وہاں پر قرضہ جات کی تقسیم کی گئی ہے جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا ذیلی ادارہ ہے جس کو پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن کہتے ہیں اس کے اندر جو اخوت ایک microfinance کی organization ہے کے ذریعے ہم نے تقریباً 12۔ارب روپیہ اُن کو دیا جو کہ free of cost یعنی free of interest ہے جو پبلک میں 20 ہزار روپے سے لے کر تقریباً 50 ہزار روپے تک کا قرضہ دیا جاتا ہے۔ اس سے چھوٹے قرضے بھی ہیں 10 ہزار اور 5 ہزار روپے کے ہیں تو آپ

کہہ سکتے ہیں کہ 5 ہزار روپے سے لے کر 50 ہزار روپے تک کے قرضے مختلف جگہوں پر دیئے جاتے ہیں Akhuwat microfinance کے جتنے چارجز آتے ہیں اُس کے تمام چارجز حکومت پنجاب اُٹھاتی ہے۔ پچھلے سال 1 ارب 43 کروڑ روپے کے قریب اس کے چارجز کی مد میں حکومت نے اُن کو ادا کئے ہیں یہ ساتھ ساتھ چلتے رہتے ہیں اب یہ چھوٹے قرضے ہیں۔ چھوٹے قرضے حکومت اپنے بینر لگائے بغیر ایک third party کے ذریعے لوگوں کو تقسیم کئے جاتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنی intervention کم سے کم کرتے ہیں تاکہ ایک شفافیت کا نظام رہے لہذا اس کی یہ detail تو میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر کو اس سے زیادہ بھی detail چاہئے تو میں معزز ممبر کو مہیا کرنے کے لئے حاضر ہوں گا کہ جس میں آپ کہہ سکیں کہ جو آپ نے 37342 کا figure دیا ہے ان تمام کی ہمیں تفصیل چاہئے تو جو متعلقہ ادارہ ہے جس کے ذریعے ہم ان کو تقسیم کرواتے ہیں اُس کے ذریعے بھی آپ کو پوری detail ایک ایک بندے کی مہیا کی جاسکتی ہے شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں مختصر کیجئے گا آج جمعہ کا دن ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! مختصر کروں گا۔ منسٹر صاحب! جو مجھے سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اخوت کے platform سے اور جو باقی اس طرح کے ادارے ہیں اُن کے platform کے ذریعے لوگوں میں قرضے disburse کئے ہیں اور ان کی amount 20 ہزار سے 50 ہزار کے قریب ہے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ 10 ہزار، 20 ہزار یا 50 ہزار کی چھوٹی amounts سے اگر آپ سمجھتے ہیں خاطر خواہ فائدہ ہو رہا ہے تو ان کا audit کروائیں کہ واقعی ان قرضہ جات سے اُن لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے یا کچھ ایسے businesses develop ہو رہے ہیں تو اس کو continue کریں ورنہ اس پالیسی پر دوبارہ غور کریں کہ کیا یہ amount ہم waste تو نہیں کر رہے، کیا اس کا کوئی مقصد سامنے آرہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! معزز ممبر کے سوال کے دو پارٹ ہیں۔ ایک audit کے متعلق ہے میں نے آتے ساتھ ہی KPMG کے ذریعے اس کا audit بھی کروایا ہے اس کی باقاعدہ ایک رپورٹ جو ہمارے پاس موجود ہے اور اُس میں جو کمی پیشی ہے وہ ہمارا پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن کا متعلقہ بورڈ ہے جس کو میں خود چیئر کرتا ہوں اُس کے اندر report lay کی گئی ہے اُس کی خامیوں کو نوٹ کیا گیا اُس کے مطابق direction دی گئی ہیں کہ اُنہوں نے کس طرح سے اپنی سمت ٹھیک کرنی ہے یہ ہم نے کیا ہے۔ دوسری بات جو معزز ممبر نے فرمائی کہ 50 ہزار تک قرضے ہیں تو ہم نے بورڈ کے اندر اس کی limit رکھی ہے کہ موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی limit کو زیادہ کر دیا جائے ایک لاکھ، ڈیڑھ لاکھ، دو لاکھ یہ بورڈ فیصلہ کرے گا کہ اُس کی limit کو بڑھا دیں، جتنی ہم limit کو بڑھائیں گے لازمی بات ہے اُتنا ہی پیسے کے آنے اور جانے کا cycle کم ہو جاتا ہے۔ بہر حال میں نے یہ سب نوٹ کر لیا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے پاس اس میں جو مزید بہتری کی گنجائش ہے ہم اُس کے اوپر کام کر رہے ہیں۔ PSIC اس کے علاوہ بھی قرضے دیتا ہے PSIC یہ نہیں کہ اخوت کے ذریعے قرضے دیتا ہے PSIC چھوٹی کاٹیج انڈسٹری کو بھی قرضے دیتی ہے چونکہ پنجاب کے 36 اضلاع ہیں میں نے ان میں سے پہلے 12 اضلاع کو select کیا، اُن 12 اضلاع کے اندر چھوٹے قرضے جو کہ کاٹیج انڈسٹری کے لئے ہیں اُن کے اندر 3 لاکھ روپے کا قرضہ ہم بلاسود دے رہے ہیں اگلے 12 اضلاع میں بھی ہم یہ قرضے دینے جا رہے ہیں ان میں ملتان، بہاولپور، سرگودھا اور ڈی جی خان وغیرہ وغیرہ تو 12 اضلاع کے اندر جہاں پر poverty بہت زیادہ ہے اور جہاں پر ہم سمجھتے ہیں کاٹیج انڈسٹری زیادہ ہونی چاہیں اور ہو سکتی ہے تو اُن اضلاع کی کسی بھی product بنانے میں speciality ہے تو وہاں پر PSIC نے اپنی پاکٹ سے 33 کروڑ روپے کے قرضے بانٹے ہیں اور مزید ہم اُس میں اضافہ کر رہے ہیں۔ یہ ایک roadmap ہے کہ 36 اضلاع کے اندر ہم باری باری کس طرح سے کاٹیج انڈسٹری کا جو cluster ہے اُس کو کس طرح سے بڑھانا ہے، اگر 10 بیٹھے ہیں تو اُس کو 20 کس طرح سے کرنا ہے، 20 کو 50 کیسے کرنا ہے تو PSIC کی قرضہ دینے کی سکیمز موجود ہیں وہ چلتی رہتی ہیں جو وزیر اعلیٰ کی بڑی روزگار سکیم ہے اُس کے لئے تو ہم نے 1 کروڑ روپے یعنی دس ملین تک کا جو قرضہ ہے اُس کا اجراء کیا ہے وہ 5 لاکھ روپے سے لے کر 1 کروڑ روپے تک ہے اُس کو بھی بنک آف پنجاب کے ذریعے سے ہم distribute کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں ۔۔۔لہذا اس سوال نمبر 5509 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے تشریف فرما نہیں ہیں۔۔۔ لہذا اس سوال نمبر 5510 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔محترمہ! اپنا سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5731 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں مرد و خواتین ملازمین کی تعداد اور ڈے کیئر سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*5731: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور میں کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے نیز ان میں خواتین ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا انڈسٹریل اسٹیٹ میں ملازمت کرنے والی خواتین کے بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ڈے کیئر سنٹر کی سہولت موجود ہے؟

(ج) متذکرہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں خواتین ملازمین کو بنیادی سہولیات اور تحفظ کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تقریباً ٹوٹل ورکر 60 ہزار کام کر رہے ہیں جس میں 12 ہزار خواتین ہیں۔

(ب) ایک ڈے کیئر سنٹر خواتین سٹاف کے لئے پیپسی کولا انٹرنیشنل میں موجود ہے جو سندر میں ہے۔

(ج) (i) پک اینڈ ڈراپ

(ii) دن کے وقت میڈیکل سنٹر اور ایمبولینس

(iii) میڈیکل کیمپس کا انعقاد

(iv) خواتین ورکر کے لئے یکساں مواقع

(v) خواتین ورکر کے لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں راہنمائی

(vi) خواتین ورکر کو بریک ٹائم ریسٹ کے لئے الگ کمرہ دیا جاتا ہے۔

(vii) خواتین ورکر کو ہنر مند بنانے کے مواقع

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو ڈے کیئر سنٹر پیپسی کولا والوں نے بنایا ہے یہ سندر انڈسٹریل بورڈ نے بنایا ہے یا یہ پیپسی کولا فیکٹری کی ملکیت ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! یہ ڈے کیئر سنٹر پیپسی کولا والوں نے بنایا ہے وہاں تین ڈے کیئر سنٹر موجود ہیں ایک پیپسی کولا کا ہے، ایک سٹائل کا ہے اور ایک ٹیٹرا پیک کا ہے تو انہوں نے اپنے ڈے کیئر سنٹر بنائے ہیں اور اپنے ہی ملازمین کے لئے بنائے ہیں اور وہ اپنے ہی بجٹ سے اُس کو run کر رہے ہیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں پر خواتین کی 12 ہزار کی آبادی ہے تو it is possible کہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کا کوئی اپنا ڈے کیئر سنٹر عورتوں کے لئے بنے کیونکہ وہاں پر عورتوں کو بہت problems ہیں وہاں پر ٹوٹل 500 فیکٹریز ہیں، تین فیکٹریوں میں ڈے کیئر سنٹر ہیں باقیوں میں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ہماری کوشش ہوتی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو آگے کیا جائے اور پرائیویٹ سیکٹر step لے کیونکہ یہ اُن کی ذمہ داری بنتی ہے اور جو متعلقہ بورڈ ہے اور اُن کے اوپر PIEDMC جو متعلقہ کمپنی کام کر رہی ہیں اُن کو میں direction دے رہا ہوں کہ باقی بھی جن کی sizeable industry ہے اور وہاں پر زیادہ خواتین کام کرتی ہیں تو اُن کو بھی اس کے لئے encourage کیا جائے کہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی اُن کے لئے جو help ہوگی ہم کریں گے لیکن یہ پرائیویٹ سیکٹر جب تک نہیں کرے گا معاملہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ گورنمنٹ ڈے کیئر سنٹر بنا دے گی پھر اُس کے بعد اُس کا بجٹ ہوگا، پھر بجٹ نہیں ہو

گاemployeesہوں گے، میں سمجھتا ہوں کہ پھر وہ کام ٹھیک نہیں چلتا لہٰذا پرائیویٹ سیکٹر کو آگے بڑھنا پڑے گا اور اس مقصد کے لئے ہم اُن کے ساتھ کام کرتے بھی رہتے ہیں اور آج میں direction بھی دے رہا ہوں کے وہاں پر مزید ڈے کیئر سنٹرز ہونے چاہئیں اور جن کی بڑی فیکٹریا ں ہیں وہاں پر خواتین کی تعداد زیادہ ہے تو وہ اپنے وہاں پر ڈے کیئر سنٹرز بنائیں۔ شکریہ

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے ---لہٰذا اس سوال نمبر 6085 کو dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ محترمہ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں --- لہٰذا اس سوال نمبر 6109 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سیدہ زہرا نقوی کا ہے تشریف فرما نہیں ہیں--- لہٰذا سوال نمبر 6112 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے--- ان کے سوال نمبر 6146 کو pending کرنے کی request آئی ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے جی، چودھری صاحب اپنا سوال نمبر بول دیں

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6147 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں محکمہ کے اداروں کی تعداد اور تعلیم کی نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

*6147: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و تحصیل فورٹ عباس میں کون کون سے ٹیکنیکل تعلیمی ادارے کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کس کس skill میں ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے یہ ٹیکنیکل تعلیم اس علاقہ کی انڈسٹری سے مطابقت رکھتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی کب سے ہیں ان کو پر کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی missing facilities ہیں ان کی فراہمی کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں ان اداروں کے لئے فراہم کی گئی ہے ادارہ وار تفصیل دی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں ٹیوٹا کے زیر انتظام تین ادارے برائے طلباء اور دو ادارے برائے طالبات فنی تعلیم و تربیت کے مواقع فراہم کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں علاقہ و انڈسٹری کی ضروریات کے مطابق ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں جن skills/trades میں فنی تعلیم و تربیت دی جارہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں خالی اسامیوں کے بارے میں تفصیلات (تتمہ۔ج) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

جبکہ ٹیوٹا پنجاب بھر کے ٹیکنیکل اداروں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ اشتہارات درخواستیں امیدواران سے لے چکا ہے جن پر سکروٹنگ کا کام HR سیکشن میں جاری ہے۔

(د) پی پی۔243 اور تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں missing facilities اور فراہم کردہ بجٹ کے بارے میں تفصیلات تتمہ (د) ایوان کی میز پر دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے ہے میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ان اداروں میں کس کس skill میں ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے کیا یہ

ٹیکنیکل تعلیم اس علاقہ کی انڈسٹری سے مطابقت رکھتی ہے؟ اس کے جواب میں میری تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد کے پانچ اداروں کا ذکر ہے جس میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ہارون آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر فورٹ عباس فقیر والی اور ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہارون آباد اور اس میں اگر Clears Technologies کی فہرست میں دیکھیں تو ہر ادارے میں جیسا کہ پہلا ہارون آباد کا بڑا ادارہ ہے جس میں ایک CCC,CCA,HVACR جو کہ AC کی heating کی تربیت اور الیکٹریشن کی تربیت کے چھ چھ ماہ کے صرف تین کورسز ہیں۔ اسی طرح باقی اداروں میں بھی آپ دیکھیں تو یہ بڑے ہی غیر معمولی سے کورسز ہیں ایسے کورسز تو بچے کسی بھی دکان پر بیٹھ کر حاصل کر سکتے ہیں اور وہاں پر جو انڈسٹری ہے وہ زیادہ تر آپ کی۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! آپ اپنے ضمنی سوال پر آجائیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کو سوال سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کیا آپ ان technologies کو expand کریں گے کیونکہ ہم ان اداروں پر سالانہ اربوں روپے خرچ کر رہے ہیں؟ میں نے پہلے تفصیل پڑھی ہے پتا نہیں کتنے کروڑوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں تو آیا یہ اس کا کیا مقصد لینا چاہ رہے ہیں کہ ہم نے صرف وہاں پر ملازموں کو تنخواہیں ہی دینی ہیں یا آپ نے وہاں پر کوئی نئی technologies بھی لانی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): ابھی معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ایسے کورسز کسی دکان پر بھی بیٹھ کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جی، بالکل وہ دکان میں بیٹھ کر کورس تو کر سکتا ہے لیکن وہ پھر کسی فیکٹری میں کام نہیں کر سکتا۔ جب ان اداروں میں ہم بچوں کو تعلیم دیتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ اس کی certification ہوتی ہے لہذا اس certification کی بناء پر وہ بچہ ملک میں یا ملک سے باہر بھی کام کر سکتا ہے۔ بہاولنگر میں ان کے علاقے میں پی پی کے حوالے سے سوال کیا گیا تو وہاں پر ان کے پانچ مختلف ادارے ہیں وہاں پر different courses ہیں اور different courses کی different میعاد ہے۔ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر میں 6 ماہ اور 12 ماہ کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں تو وہاں پر انہی کورسز کے لحاظ سے ہی ٹریننگ دی جاتی ہے تاکہ ان کی

certification ہو اور جب ادارہ یہ سمجھتا ہے کہ اب یہاں پر مزید ایسے کورسز کی ضرورت ہے جیسا کہ DAE ہے تو ادارہ پھر اس لحاظ سے کورسز کرواتا ہے لیکن it all depends کہ وہاں پر اس چیز کی requirement ہے یا نہیں ہے۔ اگر وہاں پر کسی چیز کی requirement ہی نہیں ہے اور آپ وہاں پر اس حوالے سے تمام arrangement بھی کر لیں، پورا انفراسٹرکچر بھی بنائیں اور سٹاف بھی hire کریں اور اس کے بعد وہاں پر سٹوڈنٹس ہی نہ ہوں تو پھر آپ کیا کریں گے؟ ووکیشنل ٹریننگ سنٹر میں 6 ماہ سے لے کر 2 سال تک کے کورسز ہیں اور DAE تین سال تک کا ڈپلومہ کروایا جاتا ہے جو بچہ میٹرک سائنس کے ساتھ کرتا ہے پھر میٹرک کرنے کے بعد اس بچے کو DAE میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی کامیابی کے ساتھ یہ کورسز چل رہے ہیں اور جو انڈسٹری کی کھپت ہے اس کے مطابق اس کو پورا کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے میرے سوال کا جواب تو دے دیا ہے لیکن میں ان کو بتاتا چلوں کہ مہربانی کر کے یہ technologies کو increase کریں اور اس حوالے سے سروے بھی کروائیں کیونکہ ڈیپارٹمنٹ کا اصل ہدف تو یہ ہے کہ وہاں پر مقامی انڈسٹری کے مطابق skilled labor provide کی جائے تو اس کو ذرا بڑھایا جائے تاکہ ان کے مقاصد پورے ہوں۔ دوسرا میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے کہ ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی دیر سے ان کو fill نہیں کیا جا رہا ہے؟ اس کا مجھے بہت تفصیلی جواب چارٹ کی شکل میں دیا گیا ہے اور اس جواب میں اگر آپ teaching side پر دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ 60 فیصد جو teaching cadre posts ہیں وہ خالی پڑی ہیں اور جو دوسری اسامیاں خالی ہیں ان کی تعداد کچھ کم ہے لیکن ٹیچرز جن کا مقصد بچوں کو تعلیم دینا ہے تو کیا اگر وہاں پر ٹیچرز ہی نہیں ہیں تو وہاں ان اداروں میں کیا مصارف ہیں، پھر وہاں پر یہ ادارے کیا کر رہے ہیں اگر وہاں پر متعلقہ technologies کے ٹیچرز ہی نہیں ہیں، آپ دیکھیں کہ اساتذہ کی 94 سیٹوں میں سے 64 سیٹیں خالی ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ کیا یہ seats fill ہو گئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ابھی seats fill نہیں ہوئیں لیکن جہاں پر ٹیچرز کی کمی ہے وہاں پر ad-hoc basis پر visiting facility کے ذریعے ہماری کوشش ہوتی ہے کہ متعلقہ ادارے میں جس ٹیچر کی ضرورت ہے اس کو پورا کیا جائے۔ جس طرح پہلے بھی ایک معزز ممبر نے سوال کیا تھا تو اس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ ایک process کو adopt کیا گیا ہے چاہے وہ محکمانہ اس کی promotion کا ہے لیکن اگر ٹیچر نے باہر سے آنا ہے تو حکومت نے منظوری دی ہے کہ PPSC کے ذریعے ٹیچرز بھرتی کئے جائیں گے اور اس کے علاوہ ڈیپارٹمنٹ خود بھی بھرتی کرے گا۔ ان دونوں options کو adopt کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے بجٹ بھی allocate کر دیا گیا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے شفافیت کے ساتھ ان seats کو fill کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! بچوں کی تعلیم کا مسئلہ ہے ان خالی اسامیوں کو تقریباً ساڑھے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے تو میری محکمہ سے گزارش ہو گی کہ ان چیزوں پر بھرپور توجہ دیں تاکہ ان اداروں کا مصرف ہو سکے اور باقاعدہ ان کی full utilization ہو سکے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی جواب دیا ہے کہ جہاں پر permanent staff کی کمی ہے وہاں پر اس حوالے سے faculty رکھی گئی ہے چاہے وہ visiting or ad-hoc faculty ہے ہم نے وہاں سٹاف رکھا ضرور ہے لہٰذا visiting faculty کے ذریعے سے سٹوڈنٹس کو پڑھایا جا رہا ہے۔ جہاں تک permanent faculty کا تعلق ہے اس حوالے سے میں نے اپنی پالیسی آپ کے سامنے بیان کر دی ہے یہ جو بار بار کہہ رہے ہیں وہاں پر ٹیچرز نہیں ہیں تو ان کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ Teachers are there. اب یہ ہے کہ کیا وہاں پر جو ٹیچرز موجود ہے وہ وہاں پر ad-hoc basis پر visiting facility پر ہیں یا وہ regular ہیں تو میں نے آپ کو بیان کیا ہے کہ visiting faculty پر ہم نے teachers hire کئے ہوئے ہیں وہ آ کر بچوں کو پڑھاتے ہیں اور permanent teachers رکھنے کا جہاں تک تعلق ہے اس حوالے سے already میں پالیسی بیان کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 6156 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سمال انڈسٹری پنجاب کا دیہاتوں کے رہنے والے پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو قرضہ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***6156: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نے سال یکم اگست 2018 تا 30 ستمبر 2020 تک کتنے بے روزگار نوجوان کو کاروبار کے لئے کتنی رقم کن شرائط پر فراہم کی اور اس کی شرح سود کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے مذکورہ دوسالوں میں کوئی قرضہ کسی نوجوان کو نہ دیا گیا اگر قرض دیا گیا تو دیئے گئے قرض کی تفصیل رقم نام وپتا تعلیم ضلع وار فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ روزگار سکیم کے تحت کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے قرض لینے کے لئے اہلیت کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قرض کا دائرہ کار وسیع کر کے صوبہ بھر کے تمام پڑھے لکھے نوجوانوں کو خصوصاً دیہاتوں میں رہنے والے پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو ترجیحی بنیادوں / آسان شرائط اور کم شرح سود پر قرض فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) (1) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے سال یکم اگست 2018 تا 2020 تک (1401) مرد وخواتین کو 154.090 ملین روپے مالیت کے قرضہ جات انتہائی آسان شرائط پر فراہم کئے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ محکمہ نے اخوت اسلامک مائیکرو فنانس کے ذریعے وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کے تحت 12۔ارب روپے کے فنڈ سے اگست 2018 سے

دسمبر 2020 تک 35405 ملین روپے کے 11,38,586 قرضہ جات آسان شرائط پر فراہم کئے گئے ہیں تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(3) پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے تعاون سے خصوصی افراد (معذور افراد) کو برسرِروزگار بنانے کے لئے قرضہ سکیم کا آغاز کیا جس کے تحت اگست 2018 سے دسمبر 2020 تک 290 ملین روپے کے 9923 قرضہ جات فراہم کئے ہیں تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں یہ درست نہ ہے۔ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے مذکورہ دو سالوں میں (یکم اگست 2018 تا ستمبر 2020) تک 1401 ہنر مند نوجوانوں (مرد و خواتین) کو 154.090 ملین کے قرضہ جات فراہم کئے ہیں تفصیل رقم نام و پتا تعلیم ضلع وار ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب روزگار سکیم کے تحت اگلے پانچ سالوں کے لئے 10,000 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ پنجاب روزگار سکیم کے تحت آن لائن درخواستیں موصول ہو رہی ہیں اور قرضہ جات فراہم کرنے کا عمل جاری ہے۔ قرض لینے کے لئے اہلیت کی تفصیل ضمیمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ سکیم کے تحت 10,000 ملین روپے مختص کے گئے تھے جس میں سے 600 ملین دیئے گئے تھے۔ 20.5 ملین خرچ کئے گئے ہیں اور بقایا رقم 579.5 ملین ہے۔ پنجاب روزگار سکیم کا آغاز اکتوبر 2020 میں کیا گیا تھا۔ اس سکیم کے تحت 388 افراد کو قرض ادا کیا جا چکا ہے جس کی جاری شدہ رقم 197.46 ملین ہے۔ منظور شدہ کیسز کی تعداد 597 ہے جس کی رقم 319.43 ملین ہے۔

(د) جی ہاں! پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے قرض کا دائرہ کار وسیع کر کے صوبہ بھر کے تمام پڑھے لکھے نوجوانوں کو خصوصاً دیہاتوں میں رہنے والے پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو آسان شرائط اور کم شرح سود پر قرضہ فراہم کرنے کے لئے پنجاب روزگار سکیم کا آغاز کیا ہے جس کے تحت تمام ہنر مند پڑھے لکھے نوجوانوں کو آسان شرائط اور کم شرح سود پر ایک کروڑ روپے تک کے قرضہ جات فراہم کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ مذکورہ روزگار سکیم کے تحت کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟ اس کے جواب میں محکمہ نے لکھا ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت 10 ہزار ملین روپے مختص کیے گئے تھے جس میں سے 600 ملین دیئے گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو بقایا رقم ہے وہ یہ کتنے عرصے میں دے دیں گے اور اس رقم کے حوالے سے ان کے پاس کیا پلان ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! جب گورنمنٹ بجٹ میں رقم رکھ دیتی ہے اور scheme announce کر دیتی ہے۔ جیسا کہ محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنے عرصے میں ہم رقم دے دیں گے تو یہ ہم پر depend نہیں کرتا لوگ اپنی requirement کے مطابق application دیتے ہیں اس کے بعد ایک process ہے اس کے مطابق ان کو قرضہ دے دیا جاتا ہے۔ اگر ہم لوگوں کی requirement کو پورا نہیں کرتے تو لازمی بات ہے کہ بجٹ پھر lapse ہو گا اور باقی بجٹ واپس چلا جائے گا تو جو application دیتا ہے جو کہ applicant ہے اور آگے process مکمل ہونے میں وقت لگتا ہے لیکن ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جو بھی اس حوالے سے application دے اس کا process complete ہو اور اس کو جلد ہی قرضہ دے دیا جائے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! اس کے جواب میں لکھا ہے کہ۔۔۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ایک سیکنڈ آپ ذرا بیٹھ جائیں کیونکہ منسٹر صاحبہ ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! I am sorry کہ میں interrupt کر رہی ہوں لیکن ایک ضروری اعلان صرف آپ کی اجازت سے کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔ Order in the House.

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ COVID کا مسئلہ ہمارے لئے بہت گھمبیر ہے اور اس وقت اومی کرون کے تقریباً دو کیسز ہمارے سامنے آ چکے ہیں تو ہم booster doze جو کہ ہمارے parliamentarians اور تمام جو سٹاف ہے اس کے لئے بروز سوموار ہم یہاں اسمبلی میں بندوبست کر دیں گے تو میں سب کو request کروں گی کہ booster doze ضرور لگوا لیں۔ It is extremely important لہٰذا پیر کی صبح سے ہماری ٹیم دو دن تک یہاں اسمبلی میں موجود رہے گی میں صرف یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ تمام parliamentarians اور جتنا بھی سٹاف ہے وہ اپنی booster doze ضرور لگوا لے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ! کیا وہ Pfizer doze ہو گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب چیئرمین! جی، بالکل۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہمیں applications موصول ہو رہی ہیں اور منظور شدہ کیسز کی تعداد 597 ہے۔ منظور شدہ کیسز بھی ہیں اور جو applications منظور ہو چکی ہیں ان پر جلد از جلد process مکمل کیا جائے تاکہ جو بے روزگار لوگ ہیں ان کو قرضہ ملے اور وہ کوئی روزگار شروع کریں تو اس سلسلے میں ان کا کیا جواب ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! Any comment.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! Request یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ جیسے ہی application آتی ہے اس کا ایک process ہوتا ہے جس کے تحت اس کی due diligence کی جاتی وہ PICIC ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے اور اس کے بعد بنک آف پنجاب کو بھیجا جاتا ہے وہ اس حوالے سے اپنا process مکمل کرتا ہے تاکہ جو requirement ہے جس نے قرضہ لینا ہے اسی نے وہ requirement پوری

کرنی ہوتی ہے جب اس کی requirement پوری ہو جاتی ہے اس کو قرضہ دے دیا جاتا ہے اب کتنی دیر میں قرضہ دیں گے اور کیسے ہو گا تو اس حوالے سے ہماری window open ہے جو بھی آکر apply کرے گا اور اپنی requirement پوری کرے گا اس کو قرضہ دے دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ لیکن معزز محرک موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال نمبر 6227 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6281 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا میں مرد و خواتین انسٹرکٹر کے قواعد و ترقی یکساں کرنے میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

*6281: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے ادارے TEVTA کے سروس رولز کے مطابق مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کے قواعد ترقی مختلف ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خواتین انسٹرکٹرز کے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کے بعد معزز عدالت نے دسمبر 2018 میں محکمے کو حکم دیا کہ تین ماہ کے اندر یکساں قواعد وضع کئے جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً دو سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی محکمہ عدالت عالیہ کے حکم کی تعمیل کرنے میں ناکام ہے؟

(د) کیا عدالت عالیہ کے حکم کی تعمیل نہ کر کے محکمہ توہین عدالت کا مرتکب نہیں ہوا ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو محکمہ کب تک یہ قواعد وضع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) TEVTA کی تشکیل کے بعد مختلف اداروں کے سرکاری ملازمین کی خدمات TEVTA کو منتقل ہوئیں۔ ان سرکاری ملازمین کی ترقیاں پہلے سے تشکیل شدہ حکومت پنجاب کے متعلقہ اداروں کے سروس رولز کے مطابق ہی سرانجام دی جاتی ہیں۔ پنجاب حکومت کے محکمہ محنت وافرادی قوت کے ملازمین جو TEVTA کو منتقل ہوئے۔ ان کے سروس رولز 1993 کے مطابق مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کے قواعد برائے ترقی مختلف ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) محکمہ نے عدالت عالیہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے درخواست گزار خواتین کی منشاء کے مطابق کیس تیار کر کے بروقت مجاز اتھارٹی کو بھجوادیا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔
لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کی روشنی میں درخواست گزار خواتین اساتذہ کو شامل کرتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور غوروخوض کے بعد ایک شیڈول برائے مطلوبہ ترامیم تیار کیا گیا۔ مذکورہ شیڈول میں درخواست گزاران کے تمام مطالبات ان کی منشا کے مطابق مذکورہ مسودہ میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ ضروری جانچ پڑتال کے بعد مجوزہ مسودہ مجاز اتھارٹی (سروس رولز کمیٹی) کو بھجوادیا گیا ہے۔ سروس رولز کمیٹی نے مجوزہ رولز میں ترامیم کی منظوری دے دی ہے۔ S&GAD نے سروس رولز کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مجوزہ مسودہ بذریعہ سمری مجاز اتھارٹی کی منظوی کے لئے بھجوادیا ہے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(د) نہیں۔ محکمہ نے معزز عدالت کے احکامات کی روشنی میں درخواست گزاران کی منشا کے مطابق کیس تیار کر کے بروقت مجاز اتھارٹی کو بھجوادیا تھا۔

(ہ) محکمہ کی جانب سے مجوزہ مسودہ ترامیم سروس رولز کمیٹی سے منظور ہو چکا ہے۔ S&GAD کے ریگولیشن ونگ نے سروس رولز کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں مجوزہ مسودہ بذریعہ سمری مجاز اتھارٹی کی منظوری کے لئے بھجوادیا ہے منظوری کے بعد S&GAD رولز میں ترامیم کا نوٹیفکیشن جاری کرنا S&GAD کے دائرہ اختیار میں ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: Thank you very much اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ لیکن محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال نمبر5162 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر6386 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت پنجاب کا وفاق کی طرز پر مسابقاتی کمیشن / ادارہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*6386: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت صوبہ بھر میں زائد منافع کے لئے کاروبار میں گٹھ جوڑ کر کے مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومتی اقدامات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت منظم، مصنوعی قلت اور مہنگائی کرنے والوں کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کے لئے وفاقی مسابقاتی کمیشن جیسا ادارہ قائم کرنے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

(د) کیا زائد منافع خوری کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے سخت تعزیراتی اقدامات کی ضرورت نہیں تو تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! حکومت ایسے عناصر جو مصنوعی قلت پیدا کر کے منافع خوری کر رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی کر رہی ہے اور ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کا تدارک کر رہی ہے تا کہ عوام الناس کو اشیائے خوردنی وافر اور مناسب قیمت میں میسر ہو سکیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی طرز کا قانون The Punjab Preventation of Hoarding Act, 2020 نافذ العمل کیا جس کے تحت ضلع بھر کے Deputy Commissioners کو اختیارات دیئے گئے ہیں جو غیر قانونی طور پر اشیائے خوردنی ذخیرہ کرنے والوں پر ایکشن لیتے ہیں۔ ان ایکشن کو میڈیا پر کوریج دی جاتی ہے اس قانون کے تحت متعلقہ افسران کو اختیار ہے کہ وہ ضبط شدہ مال کو موقع پر نیلام کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ گودام کو سیل کرنے، تین سال تک قید کی سزا اور ضبط شدہ مال کی مالیت کے نصف تک جرمانہ کرنے کے اختیار بھی تفویض کئے گئے ہیں۔ اس قانون کے تحت درج ذیل کارروائیاں کی گئی ہیں۔

انسپکشن	ذخیرہ اندوزی کی کارروائی	جرمانہ	سیل	FIR's
19731	975	Rs.3742679	160 گودام	34

(ج) جی نہیں! حکومت پنجاب نے پرائس کنٹرول اور ناجائز منافع خوری کے تدارک کے لئے اختیارات اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو تفویض کر رکھے ہیں جو اپنے اضلاع کے اندر موقع محل کے مطابق کاروائیاں کر رہے ہیں۔ اسی طرح دیگر محکمہ جات جیسا کہ محکمہ زراعت، محکمہ خوراک، محکمہ لائیوسٹاک اپنے اپنے قوانین کے تحت کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں صورتحال کافی بہتر ہے اور ایسے ادارے کی فی الوقت ضرورت نہ ہے۔

(د) انسداد منافع خوری اور انسداد ذخیرہ اندوزی کے قانون میں سخت تعزیرات رکھی گئی ہیں جن کے تحت بھاری جرمانے، قید گودام سیل کرنے اور مال مسروقہ ضبط و نیلام کرنے کے اختیارات موجود ہیں۔ تفصیلات اوپر جز(ب) میں درج ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! جو inspections ہوئی ہیں، جو ذخیرہ اندوزی کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، جو جرمانے کئے گئے اور جو گودام seal کئے گئے ہیں محکمے نے ان کی تفصیل جواب کے جز(ب) میں دی ہوئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کیا یہ رپورٹ ایک دو یا تین سال کی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! یہ ساری نہیں بلکہ ایک سال کی ہے لیکن میں ابھی exact number نہیں بتا سکوں گا کہ یہ کس سال کی ہے۔میرے پاس مکمل تفصیل ہے جس کے بارے میں معزز ایوان کو brief بھی کر سکتا ہوں لیکن اگر محترمہ specifically سال کا پوچھ رہی ہیں تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہاں جواب میں محکمے نے نہیں لکھا اس لئے میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہ رہا کہ کوئی سال بتا دوں - سوال کے اندر بھی specifically نہیں پوچھا گیا تھا کہ کسی ایک سال کے بارے میں بتایا جائے۔بہر حال مجھے لگ رہا ہے کہ جس تاریخ کو یہ سوال آیا تھا اس وقت سے پہلے کے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف یہ جرمانے، inspections، seal کرنا، ایف آئی آرز رجسٹرڈ کرنا ہے۔جو میں اس جواب کی deliberation کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ جس تاریخ تک پوچھا گیا ہے یہ اس سے پیچھے کا جواب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ قانون کے مطابق تین سال کی قید رکھی گئی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ ابھی تک کسی کو قید کی سزا نہیں سنائی گئی جس وجہ سے ذخیرہ اندوز، از خود قیمتیں بڑھانے والے معمولی جرمانہ ادا کر کے دوبارہ غیر قانونی کاروبار کر رہے ہیں وہ ذخیرہ اندوزی کر کے اور از خود قیمتیں بڑھا کر اپنا کاروبار چلا رہے ہیں، اگر انہیں قید کی سزا دی جائے تو شاید ایسا نہ ہو۔لہذا میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا کسی کو قید کی سزا سنائی گئی ہے اگر نہیں سنائی گئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! محکمے کا کام ہے کہ وہ کیس عدالت میں بھیج دے، سزا دینا عدالت کا کام ہے، عدالت جرمانہ کرے یا سزا کرے یہ اس کا اختیار ہے۔ہمارے پرائس کنٹرول مجسٹریٹ سزائیں نہیں دیتے بلکہ جرمانے کرتے ہیں اور عدالت سزا دیتی ہے۔اس کی تفصیل کہ کسی کو کوئی سزا ہوئی ہے یا نہیں اس کا ریکارڈ میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن اگر محترمہ نئے سرے سے fresh question put کر دیں تو اگلی دفعہ اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔

جناب چیئرمین: تمام سوالات ختم ہوئے۔جی، ارشد ملک صاحب! آپ صرف ایک سوال کر سکتے ہیں اور وہ بھی سفارشی پروگرام کے تحت۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سب سے پہلے آپ کا شکریہ، وزیر قانون راجہ بشارت اور میاں محمد اسلم اقبال کا بھی شکریہ اور پورے ہاؤس کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ ڈی جی اسمبلی کو بھول گئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ڈی جی اسمبلی تو ہاؤس کی جان ہیں اور میں on the floor of the House یہ بتادوں کہ ڈی جی اسمبلی کے بغیر کچھ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کچھ چل سکتا ہے-میرا سوال نمبر 2114 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں انڈسٹری ایریاز میں جدید آلات سے استفادہ اٹھانے سے متعلقہ اقدامات و دیگر تفصیلات

***2114: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں موجود سمال انڈسٹری کو مزید بڑے پیمانے پر بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ساہیوال کی عوام کی خوشحالی اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے انڈسٹریل ایریا کو مزید بڑھانے اور جدید آلات کی تیاری کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ساہیوال میں مزید انڈسٹری ایریا بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) موجودہ ساہیوال انڈسٹری اسٹیٹ تقریباً52ایکڑ پر محیط ہے۔جوADP سکیم کے تحت85-1984 میں پایہ تکمیل تک پہنچی۔ اسٹیٹ میں بجلی، پانی، سیوریج، گیس و دیگر سہولیات میسر ہیں۔یہ اسٹیٹ187 پلاٹوں پر مشتمل ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

No of plots	Category of plots
27	A-category (4 kanal)
58	B-category (2 kanal)
70	C-category (1-kanal)
32	D-category (5.1/2)
187	Total

اس وقت اسٹیٹ مکمل طور پر آباد ہے۔اس کے شمال میں اوڈھ اور بہاری کالونی جنوب میں آفیسر کالونی مشرق میں اولڈ ہڑپہ روڈ جبکہ مغرب میں رہائشی ایریا چک نمبر-6 R/95 واقع ہیں۔ چونکہ ساہیوال اسٹیٹ کے ارد گرد رہائشی کالونیاں و بستیاں وغیرہ آباد ہو چکی ہیں اس لئے اس کی توسیع ممکن نہ ہے۔

(ب) ساہیوال کے عوام کی خوشحالی اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے اور Estate-II ساہیوال کے قیام کے لئے Pre-feasibility رپورٹ تیاری کے آخری مراحل میں ہے جس میں جدید آلات تیار کرنے والوں کو پلاٹ ترجیحی بنیادوں پر دیئے جائیں گے۔ نیز انڈسٹریز لگانے والوں کی مالی معاونت کی سہولت بھی مہیا کی جائے گی۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب ساہیوال میں اسٹیٹ فیز- II کے قیام کے لئے تقریباً100 ایکڑ پر محیط نئی صنعتی بستی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں چیمبر آف کامرس ساہیوال کی درخواست برائے مختص زمین 790 کنال19 مرلے واقع چک نمبر-9 L/86 ساہیوال کا جائزہ لیا گیا۔ متعلقہ زمین کو اسٹیٹ IIساہیوال کے لئے موزوں قرار دیا گیا۔ نیز چیمبر آف کامرس ساہیوال کی اس بات کو بھی سراہا گیا کہ اسٹیٹII کے قیام کے لئے زمین کے علاوہ کسی قسم کی مالی معاونت درکار نہ ہے۔ چیمبر آف

کامرس ساہیوال کی درخواست کو مدِ نظر رکھتے ہوئے محکمہ صنعت و تجارت پنجاب کی جانب سے بورڈ آف ریونیو پنجاب کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب اب آپ ضمنی سوال کر لیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں میاں اسلم اقبال صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کا جو جواب دیا اس کے مطابق ہی مہربانی فرمادیں۔جز(ب) میں میرا سوال تھا کہ کیا حکومت ساہیوال کی عوام کی خوشحالی اور بے روز گاری کے خاتمے کے لئے انڈسٹریل ایریا کو مزید بڑھانے اور جدید آلات کی تیاری کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اور جز(ج) میں تھا کہ کیا حکومت ساہیوال میں مزید انڈسٹری ایریا بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! یہ آج کے ایجنڈے کا دوسرا سوال نمبر 2114 ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! محکمے نے اس کا جو جواب دیا ہے میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ساہیوال کے عوام کی خوشحالی اور بے روز گاری کے خاتمے کے لئے ساہیوال Estate-II ساہیوال کے قیام کے لئے pre-feasibility رپورٹ تیاری کے آخری مراحل میں ہے اور جز(ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ جی ہاں! حکومت پنجاب ساہیوال میں اسٹیٹ فیز - II کے قیام کے لئے تقریباً 100 ایکڑ پر محیط نئی صنعتی بستی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے جس میں 790 کنال 19 مرلے واقع چک نمبر L-9/86 ساہیوال کا جائزہ لیا گیا اور اسے موزوں قرار دیا گیا۔ میں آپ کے توسط سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی میں on the floor of the House جو جواب دیا گیا ہے وہ L-9/86 چک کے حوالے سے دیا گیا ہے جبکہ ڈپٹی کمشنر ساہیوال نے جو سیکشن IV کیا وہ 5L/85 کا کیا ہے وہاں پر دو دو، تین تین ایکڑ کے چھوٹے چھوٹے زمیندار، کاشتکار ۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! ٹائم ختم ہو رہا ہے۔پلیز آپ جلدی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ محکمے نے سوال کا غلط جواب دیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے اسمبلی میں جو جواب دیا ہے اسی کے مطابق اسٹیٹ بنائیں اور ہمیں خوشی ہو گی کہ ساہیوال میں انڈسٹریل اسٹیٹ بن رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ میرے فاضل ممبر جو اپنی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ یہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ ہونی چاہئے اور یہاں پر نہیں ہونی چاہئے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ابھی process تھوڑا سا تبدیل ہوا ہے اگر معزز ممبر صاحب میرے پاس تشریف لائیں تو میں ان کو update کر دوں گا۔ میرا سارا ڈیپارٹمنٹ، سیکرٹری صاحب، ایم ڈی صاحب سب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں کہ کہاں پر ضروری ہے اور کہاں پر ضروری نہیں ہے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ جو حکومت کی لینڈ ہے اس کے مطابق اسے کیا جائے اور گورنمنٹ لینڈ پر ہی یہ بنائی جائے بجائے اس کے کہ جو آدھے ایکڑ، ایک ایکڑ، دو ایکڑ یا چار ایکڑ کسی کی پرائیویٹ لینڈ ہولڈنگ ہے اسے Section-IV کیا جائے اور اس کے تحت کسی کی زمین لی جائے۔ اس میں جو best solution نکلے گا وہ کریں گے، ہم اپنے معزز بھائی کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس میں جو بھی کوئی proper چیز نکلتی ہے جس سے ان کی satisfaction بھی ہو اور انڈسٹری بھی بن جائے اس کے مطابق کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کا بہت شکر گزار ہوں اور on the floor of the House اہالیان ساہیوال، زمینداروں اور کسانوں کی طرف سے بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: Thank you very much اب وقفہ سوالات کا ٹائم ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع قصور میں ٹیکنیکل اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1550: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ ہذا کے تحت کتنے ٹیکنیکل ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں ان میں کس کس Skills میں ٹیکنیکل تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ب) اس ضلع میں مزید کتنے ٹیکنیکل ادارے حکومت کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(د) اس ضلع کو کتنی رقم سال 19-2018 میں فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) کیا اس ضلع کے ٹیکنیکل اداروں میں جن Skills میں تعلیم دی جاتی ہے وہ موجودہ جدید ٹیکنالوجی کے مطابق ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے اداروں کی مجموعی تعداد 12 ہے جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان اداروں میں 30 مختلف سکلز (Skills) میں طلباء و طالبات کو تعلیم و تربیت کے مواقع مہیا کئے جا رہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت ایک ادارہ UVAS -پتوکی میں جی ٹی ٹی سی فار بوائز تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(ج) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے اداروں میں 148 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 137 اسامیاں خالی (Vacant) ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے اداروں کا مختص شدہ بجٹ برائے تنخواہ ملازمین کی مد میں مجموعی رقم مبلغ -/78,929,007 روپے ہے اور دیگر اخراجات کے لئے مجموعی مختص شدہ رقم مبلغ -/20,959,500 روپے ہے بجٹ برائے سال 19-2018 کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع قصور کے ٹیکنیکل اداروں میں جن Skills میں تعلیم دی جا رہی ہے وہ رائج الوقت ٹیکنالوجی کے مطابق ہیں۔

لاہور: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گجرپورہ میں طالبات اور ٹیچنگ و نان ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

*2280: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور میں کل کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ بالا ادارے میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف مکمل ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ادارہ مذکورہ بالا کی دیوار کے ساتھ کوڑے کے ڈھیر اور گائے و بھینسوں کے ڈیرے کی وجہ سے فضاء / ماحول آلودہ رہتی ہے اس بابت متعلقہ انتظامیہ کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن گجرپورہ میں اس وقت 433 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ کورس وائز تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، نہیں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف مکمل نہیں ہے ٹیچنگ سٹاف کی 29 میں سے 20اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی 16 میں سے 9اسامیاں خالی ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ البتہ ضروری سٹاف عارضی طور پر بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) جی یہ درست ہے متعلقہ انتظامیہ کی طرف سے کوڑے اٹھانے کا کام وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے لیکن گائے بھینسوں کے ڈیرے ختم نہ ہونے کی وجہ سے فضاء /ماحول آلودہ رہتا ہے جس کی کئی بار شکایت کرنے کے باوجود انتظامیہ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔

صوبہ بھر میں رمضان بازار لگانے اور دی گئی سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*2517: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے صوبے بھر میں کتنے رمضان بازار لگائے گئے تھے اور ان رمضان بازاروں پر حکومت نے کتنی سبسڈی دی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ رمضان بازاروں میں عوام کو سستی اشیاء صرف مقررہ حد تک ہی خریدنے کی اجازت تھی؟

(ج) سال 18-2017 میں صوبہ بھر میں کتنے رمضان بازار لگائے گئے تھے اور ان میں کتنی اشیاء پر سبسڈی دی گئی تھی؟

(د) سال 2019 میں صوبہ بھر میں رمضان بازاروں میں کتنی اشیاء پر سبسڈی دی گئی اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت پنجاب کی جانب سے اس سال صوبہ بھر میں 309 رمضان بازار لگائے گئے اور ان بازاروں میں ایگریکلچر فیئر پرائس شاپس (AFPs) کے لئے 627 ملین روپے، آٹے کے لئے 5900 ملین روپے، سویاں اور سوجی پر 6.92 ملین روپے کی سبسڈی دی گئی۔ نیز بازاروں کے قیام کے لئے 1050 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کیونکہ اس سال بنیادی ضروری اشیاء کو رمضان 2018 کی قیمت پر فروخت کیا گیا تھا اور رمضان بازار سے خریدی گئی اشیاء باہر مارکیٹ میں فروخت ہونے سے روکنے کے لئے ایک فیملی کے افراد کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے حد مقرر کی گئی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں اور رمضان بازار کی اشیاء باہر مارکیٹ میں فروخت نہ ہو سکیں۔

(ج) 2017 میں 319 رمضان بازار لگائے گئے تھے، جس میں (6 اشیاء) آٹا، دال چنا، بیسن، کھجور، سیب اور کیلے پر سبسڈی دی گئی تھی، جبکہ سال 2018 میں 309 رمضان

بازار لگائے گئے تھے، جس میں (8 اشیاء) آٹا، دال چنا، بیسن، کھجور، سیب، لیموں، کیلے اور چکن پر سبسڈی دی گئی تھی۔

(د) حکومت پنجاب نے رمضان بازار میں فروخت ہونے والی (10 اشیاء) آٹا، ٹماٹر، پیاز، لیموں، چاول، کھجوریں، دال چنا، بیسن، سویاں اور سوجی پر سبسڈی دی۔ رمضان بازار میں آٹے کا دس کلو کا تھیلہ 290روپے میں سبسڈی ریٹ پر فروخت کیا گیا جبکہ سوجی پر 20روپے فی کلو کے حساب سے اور سویاں پر 40روپے فی کلو کے حساب سے سبسڈی دی گئی۔ اس کے علاوہ چینی 55روپے فی کلو کے حساب سے رعایتی قیمت پر فروخت کی گئی، گھی مارکیٹ سے 15 سے 20روپے کم قیمت پر فروخت کیا گیا۔ مرغی کا گوشت مارکیٹ سے 10روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کیا گیا اور انڈے 5روپے فی درجن کے حساب سے مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کئے گئے۔ مزید 12 اشیاء خوردونوش ہول سیل ریٹ پر فروخت کی گئیں جس میں آلو، بھنڈی، کریلا، کدو، دال ماش، مسور (دال اور ثابت مسور)، سفید چنا، ادرک، لہسن، سیب اور کیلا شامل ہیں۔

جھنگ: شہر میں انڈسٹریل زون کے قیام، مقام اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3197: **جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا جھنگ شہر میں انڈسٹریل زون موجود ہے؟

(ب) انڈسٹریل زون کتنے رقبہ پر کہاں واقع ہے؟

(ج) حکومت جھنگ میں انڈسٹری کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جھنگ شہر میں اس وقت کوئی سمال انڈسٹریز اسٹیٹ / انڈسٹریل زون موجود نہ ہے۔ تاہم پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن جھنگ گوجرہ روڈ پر تقریباً 84ایکڑ رقبہ پر "سیلف فنانس سکیم" کے تحت سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ صنعت

کاروں کی دلچسپی برائے خرید انڈسٹریل پلاٹ و نوعیت انڈسٹری جاننے کے لئے اخبارات میں اشتہار شائع کرایا گیا ہے۔ اظہار دلچسپی جمع کرانے کی آخری تاریخ 05-03-2020 تھی۔ مقررہ تاریخ تک وصول ہونے والی "اظہار دلچسپی" کی بنیاد پر جھنگ میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مزید برآں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے 1992 میں شورکوٹ کینٹ روڈ پر 100 ایکڑ زمین خرید کر کے اس پر سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا بعدازاں یہ زمین حکومت پنجاب نے دانش سکول کے قیام کے لئے حاصل کر لی جس پر اب تک سکول کا قیام بھی نہ ہو سکا ہے۔ اب پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن یہ زمین واپس حاصل کرنے کے لئے تگ ودو کر رہی ہے۔ تاکہ یہاں پر بھی سمال انڈسٹریز اسٹیٹ قائم کی جا سکے۔

(ب) جواب جز (الف) میں موجود ہے۔

(ج) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن اندرون جھنگ قائم انڈسٹریز کا ایک تفصیلی سروے کر رہی ہے جس کے بعد انڈسٹری کو شہر سے باہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں منتقل کرنے کا جائزہ لیا جائے گا۔ مزید برآں انڈسٹری کی بہتری کے لئے محکمہ نے جھنگ میں اپنا ضلعی دفتر بھی دوبارہ کھول دیا ہے یہاں پر صنعت کاروں کو ہر قسم کی راہنمائی و معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

ٹیوٹا میں مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کی ترقی کے مختلف رولز سے متعلقہ تفصیلات

*3528: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صنعت کے ساتھ منسلکہ ادارے TEVTA میں مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کی ترقی کے لئے سروس رولز مختلف ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس امتیازی سلوک کے خلاف خواتین نے لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ نے دسمبر 2018 میں خواتین کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے محکمہ کو پابند کیا کہ 3 ماہ کے اندر یکساں سروس رولز وضع کئے جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 10 ماہ گزرنے کے باوجود متعلقہ محکمہ نے عدالتی حکم پر عملدرآمد نہیں کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت عدالتی حکم کی تعمیل میں یکساں سروس رولز وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) محکمہ صنعت پنجاب کے ساتھ منسلکہ ادارےTEVTA کے سروس رولز مرد اور خواتین انسٹرکٹرز کے لئے مختلف ہیں جو کہ ان کی تعلیمی قابلیت اور استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے 1993 میں بنائے گئے تھے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خواتین انسٹرکٹرز نے ان رولز کو ناانصافی گردانتے ہوئے مروجہ سروس رولز کے خلاف لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ دسمبر 2018 میں معزز عدالت نے ان کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے محکمے کو حکم دیا کہ اس فرق کو دور کیا جائے اور 3 ماہ کے اندر یکساں سروس رولز بنائے جائیں۔

(د) معزز عدالت کے فیصلہ کی روشنی میں محکمہ نے فوری طور پر خواتین انسٹرکٹرز کی ترقی کے لئے سروس رولز میں مناسب ترمیم کے لئے کام شروع کر دیا تھا۔ سروس رولز میں ترمیم کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور غوروخوض کے بعد شیڈول برائے مطلوبہ ترامیم تیار کئے۔ مذکورہ شیڈول میں درخواست گزاران کے تمام مطالبات ان کی منشا کے مطابق مذکورہ مسودہ میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ مذکورہ کیس SRC میں مورخہ 22.01.2020 کو منظور ہو چکا ہے اور منٹس آف میٹنگ TEVTA کو موصول ہو چکے ہیں۔

(ہ) حکومت بلاکسی رکاوٹ کے خواتین کے لئے مروجہ سروس رولز میں ترمیم کے لئے کام کر رہی ہے اور محکمہ صنعت کی منظوری سے مجوزہ مسودہ GAD&S کی سروس رولز کمیٹی کو بھجوایا گیا۔ مورخہ 22.01.2020 کو سروس رولز کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں

مذکورہ کیس زیر بحث لایا گیا اور کمیٹی نے محکمہ کی سفارشات سے اتفاق کیا۔ اس کمیٹی کے Minutes of Meeting ٹیوٹا کو موصول ہو چکے ہیں جس پر کام جاری ہے۔

جھنگ: ٹیوٹا کے زیر انتظام فنی تعلیمی ادارے (گرلز و بوائز) کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3669: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کتنے گرلز و بوائز فنی تعلیم کے ادارے کون کون سے موجود ہیں نیز ان اداروں میں کون سے شعبے / سبجیکٹس کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ب) کیا محکمہ ضلع ہذا میں فنی تعلیمی اداروں کو مزید اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تا کہ نوجوان نسل ہنر سیکھ کر برسر روزگار ہو سکیں؟

(ج) کیا سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں گرلز و بوائز کے لئے فنی تعلیم کا ادارہ کام کر رہا ہے اگر نہیں تو محکمہ موجودہ مالی سال 2019-20 میں سیٹلائٹ ٹاؤن میں فنی تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع جھنگ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام 09 فنی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے 03 گرلز اور 06 بوائز کے ادارے ہیں ان اداروں میں جن جن شعبہ جات میں تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹیوٹا فی الحال علاقے کی ضروریات کے مطابق فنی تعلیم فراہم کر رہا ہے اس کی مزید اپ گریڈیشن کے لئے فوری ضرورت نہ ہے۔

(ج) سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ میں ٹیوٹا کے زیرِ انتظام ایک گرلز اور ایک بوائز کا فنی تعلیمی ادارہ کام کر رہا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، جھنگ

2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، جھنگ

خانیوال: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں تعمیرو مرمت کے کام سے متعلقہ تفصیلات

***3768: جناب محمد فیصل خان نیازی** : کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال کے روڈز، سیوریج ،واٹر سپلائی، باؤنڈری کی تعمیرو مرمت کا ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ب) یہ ٹھیکہ کتنی مالیت میں کب کس کمپنی کو دیا گیا ہے؟

(ج) اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا ہے کتنا کام کروایا جارہا ہے اور کتنا باقی رہ جائے گا؟

(د) کیا حکومت اس انڈسٹریل اسٹیٹ کا تمام کام جلد از جلد مکمل کروانے اوراس میں فیکٹریاں/کارخانہ جات لگوانے کے لئے پلاٹ مالکان کوIncentive دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ہاں!یہ درست ہے۔

(ب) مالیت ٹھیکہ 70.271 ملین ہے اور یہ ٹھیکہ میسرز یاسین برادرز کو بذریعہ لیٹر نمبرD/33&PSIC/W مورخہ 19۔جولائی 2019 کو دیا گیا۔

(ج) کل تخمینہ 70.271 ملین ہے۔ جس میں سے 45.846 ملین کا کام ہو چکا ہے اور باقی کام جو کہ 24.425 ملین کا ہے، ہو رہا ہے۔

(د) حکومت سمال اِنڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں تمام ترقیاتی کام جلد از جلد کروانے کی خواہشمند ہے لیکن ترقیاتی فنڈز کی کمی کی وجہ سے تمام تر کام بیک وقت نہیں کروائے جاسکتے۔ مزید برآں اسٹیٹ میں فیکٹریاں /کارخانے لگانے کے لئے الاٹیز کو مختلف ترغیبات دی جاتی رہی ہیں۔

(Non Construction Charges) کی مد میں 2016 تک تمام واجب الادا رقم جو کہ کروڑوں روپے بنتی تھی معاف کر دی گئی۔ اب محکمہ نے سمال انڈسٹریز اسٹیٹ

پالیسی 2019 کا اجراء کیا ہے جو کہ دسمبر 2019 سے نافذ العمل ہے۔ الاٹیز کو دی جانے والی ترغیبات درج ذیل ہیں۔

(i) اسٹیٹ میں صنعتی پلاٹوں کی خرید و فروخت پر عائد پابندی 31.12.2020 تک اٹھالی گئی ہے۔

(ii) صنعتی کارخانوں، فیکٹریوں کی تعمیر و تکمیل کا دورانیہ 31 دسمبر 2020 تک بڑھا دیا گیا ہے۔

(iii) جو الاٹیز کسی وجہ سے اپنا صنعتی کارخانہ۔ فیکٹری نہیں لگاسکتے اُن کے لئے (Exit Opportunity) متعارف کروائی گئی ہے جس کے تحت وہ 31۔دسمبر 2020 تک اپنے پلاٹ فروخت کر سکتے ہیں۔

(iv) تمام الاٹیز کو کارخانے، فیکٹری کی تعمیر تکمیل کا شیڈول جمع کروانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(v) اسٹیٹ میں صنعتی کارخانے، فیکٹری کی تعمیر و تکمیل کے شیڈول کی نگرانی کا نظام متعارف کروا دیا گیا ہے۔ نیز تمام الاٹیز کو صنعتی کارخانے، فیکٹری کی تعمیر و تکمیل کے لئے انفرادی و اجتماعی نوٹسز جاری کئے گئے ہیں۔

(vi) جو الاٹیز مورخہ 31.02.2020 تک صنعتی فیکٹری کارخانہ تعمیر کرنے میں ناکام رہیں گے اُن کے پلاٹ منسوخ کر کے اگلے تین ماہ میں نیلام کر دیئے جائیں گے۔

صوبہ میں سال 19-2018 میں نئے ڈے کیئر سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3843: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 19-2018 میں کتنے ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں ڈے کیئر سنٹر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) حکومت مزید کتنے ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں ڈے کیئر سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) لاہور میں ضرورت کے مطابق نومبر 2014 اور مارچ 2017 میں درج ذیل 02 اداروں میں ڈے کیئر سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے خواتین، لٹن روڈ، لاہور

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، گلبرگ، لاہور

جبکہ مالی سال 19-2018 میں ٹیوٹا کے کسی ادارے میں بھی ڈے کیئر سنٹر قائم نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) مالی سال 20-2019 کے لئے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، ریلوے روڈ، لاہور میں ڈے کیئر سنٹر قائم کرنے کا کیس منظوری کے لئے فائنل پروسیس میں ہے۔ جبکہ ٹیوٹا ان خواتین کے اداروں میں جن کی بلڈنگز اپنی ہیں ان میں ملازم پیشہ خواتین کی تعداد کا جائزہ لیتے ہوئے ڈے کیئر سنٹرز کھولنے کے لئے منصوبہ بنایا جارہا ہے جس کی روشنی میں درکار بجٹ کا انتظام کیا جائے گا۔

انڈسٹریل اسٹیٹ میں صنعتیں لگانے کی اقسام اور حکومتی رعایت سے متعلقہ تفصیلات

*3965: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انڈسٹریل سٹیٹ میں کون کون سی صنعتیں لگائی جاسکتی ہیں؟

(ب) انڈسٹریل سٹیٹ میں پلاٹ حاصل کرنے کے طریق کار کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) انڈسٹریل سٹیٹ میں صنعت قائم کرنے پر حکومت کی طرف سے کیا رعایت دی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹ میں نیگیٹو انڈسٹری لسٹ کے علاوہ تمام صنعتیں لگائی جاسکتی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹ حاصل کرنے کا طریق کار درج ذیل ہے۔

(i) پلاٹ کی دستیابی کا اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے۔

(ii) درخواست دہندہ پراجیکٹ بزنس پلان دے گا۔

(iii) درخواست دہندہ بنک اسٹیٹمنٹ فراہم کرے گا۔

(iv) درخواست دہندہ حلفیہ بیان دے گا کہ وہ کسی بنک کا ڈیفالٹر نہ ہے۔

(v) درخواست دہندہ حلفیہ بیان دے گا کہ پلاٹ ملنے کے بعد وہ اپنا پراجیکٹ 3ماہ میں شروع کر دے گا۔

(vi) درخواست دہندہ نیشنل ٹیکس نمبر فراہم کرے گا۔

(vii) درخواست دہندہ پلاٹ قیمت کا50 فیصد ایڈوانس ادا کرے گا۔

(viii) درخواست دہندہ بقایا رقم آسان اقساط میں ادا کرے گا۔

مندرجہ بالا شرائط اور پلاٹ کی مکمل قیمت ادا کرنے کے بعد درخواست دہندہ کو الاٹمنٹ لیٹر جاری کر دیا جاتا ہے۔

(ج) انڈسٹریل اسٹیٹ میں صنعت قائم کرنے پر حکومت کی طرف سے کوئی رعایت نہیں دی جاتی ہے۔ تاہم پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹیٹس میں انفراسٹرکچر کی بنیادی سہولتیں مثلاً سڑکیں، سیورج، بجلی اور سوئی گیس فراہم کی جاتی ہیں اور پلاٹ ارزاں نرخوں پر آسان اقساط پر الاٹ کیا جاتا ہے۔

قصور میں انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل تعلیم کے اداروں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***3993: ملک محمد احمد خان :** کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے اخراجات اور ملازمین کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کیا کیا خدمات سرانجام دی جاتی ہیں؟

(د) اس ضلع میں انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے کتنے ادارے کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ہ) حکومت اس ضلع میں مزید انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور کہاں کہاں بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع قصور اور اوکاڑہ کے اداروں کے لئے ٹیوٹا کا ایک انتظامی دفتر ڈسٹرکٹ مینجر ٹیوٹا اوکاڑہ / قصور کے نام سے اوکاڑہ کے اندر موجود ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ مینجر ٹیوٹا اوکاڑہ / قصور دفتر کے اخراجات اور ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ مینجر ٹیوٹا اوکاڑہ / قصور دونوں اضلاع کے اداروں کے انتظامی امور کی نگرانی کے ساتھ ساتھ ملازموں کی تنخواہوں کی تقسیم، ملازموں کی بھرتی، اداروں میں نئے کورسز کا آغاز، اداروں کے لئے مشینری کی خریداری، MOU's کی تیاری، Feasibility Reports کی تیاری، پراجیکٹ ڈاکومنٹ کی تیاری، اداروں کی سالانہ اور سپیشل مرمت، سالانہ ترقیاتی پروگرامز کے بلز کی تیاری، ڈسٹرکٹ بورڈ میٹنگز کا انعقاد، Career Day کا انعقاد ہیڈ آفس اور اداروں کے ساتھ Liason وغیرہ۔

(د) ضلع قصور میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کل 12 فنی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں سے طلباء کے لئے 06 اور خواتین کے لئے بھی 06 ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ انڈسٹریل اسٹیٹ قصور میں ٹیوٹا کا کوئی ادارہ نہ ہے۔

(ہ) حکومت ضلع قصور میں مزید 2 ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے تحصیل چونیاں اور پتوکی میں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع جھنگ: سیٹلائٹ ٹاؤن کے ماڈل بازار میں دکانوں کی تعداد اوران کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4023: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے ضلع جھنگ سیٹلائٹ ٹاؤن میں ماڈل بازار بنوایا ہے اس میں دکانوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ ماڈل بازار کتنے عرصہ میں اور کل کتنی لاگت سے مکمل ہوا بازار میں بنائی گئی دکانیں کرائے پر یامالکانہ حقوق پر الاٹ کی گئی ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ اس ماڈل بازار میں صفائی اور سکیورٹی کا خاص انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے عوام سخت پریشان ہے حکومت اس بارے میں کوئی خاص انتظامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! حکومت پنجاب نے ضلع جھنگ میں ماڈل بازار بنوایا ہے جس میں دکانوں کی کل تعداد120 ہے۔

(ب) مذکورہ ماڈل بازار 8 مہینے کے عرصے میں مکمل ہوا اس پر کل لاگت 57.489 ملین روپے آئی۔ماڈل بازار میں دکانیں کرائے کی بنیاد پر الاٹ کی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے، ماڈل بازار میں صفائی اور سکیورٹی کا خاطر خواہ عمدہ نظام موجود ہے۔ اس کے انتظامات سے عوام مطمئن ہیں۔ماڈل بازار جھنگ کے تین دروازے ہیں، جہاں باوردی اہلکار ہر وقت موجود رہتے ہیں جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ بازار میں آنے والا ہر شخص چیکنگ کے عمل کے بعد داخل ہو۔

مزید برآں ، میٹل ڈیٹیکٹر، واک تھرو گیٹس اور سی سی ٹی وی کے ذریعے بھی (جانچ پڑتال) چیکنگ کی جاتی ہے۔ماڈل بازار کی 7/24 آئی پی سسٹم کے ذریعے نگرانی کی جاتی ہے۔

صادق آباد انڈسٹریل ایریا میں فیکٹری یا کارخانہ لگانے کی نوعیت سے متعلقہ تفصیلات

*4102: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنی سمال (انڈسٹریل اسٹیٹ) کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) صادق آباد انڈسٹریل ایریا کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے پلاٹس کس کس سائز کے ہیں؟

(ج) پلاٹس الاٹ کرانے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) صادق آباد انڈسٹریل ایریا میں کس کس نوعیت کی فیکٹری یا کارخانہ لگانے کی اجازت ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں صادق آباد کے قریب پڈمک کے زیر انتظام ایک بڑی انڈسٹریل اسٹیٹ موجود ہے جس کا نام رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ ہے۔

(ب) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 456 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور اس میں کل 201 پلاٹس ہیں جس میں سے 0.5 ایکڑ کے 6 پلاٹ، 1 ایکڑ کے 77 پلاٹس اور 2 ایکڑ کے 118 پلاٹ موجود ہیں۔

(ج) پلاٹس پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر بیچے جاتے ہیں، کسٹمر کو پلاٹ کی خریداری کی درخواست کے ساتھ ڈاؤن پیمنٹ جمع کروانا ہوتی ہے اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد پلاٹ کی الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

(د) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہر قسم کی فیکٹریاں لگانے کی اجازت ہے سوائے ان فیکٹریوں کے جن کو محکمہ تحفظ ماحول نے لگانے کی اجازت نہیں دی ہوئی۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ صادق آباد کے قیام، بلڈنگ اور شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4134: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ صادق آباد کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) مذکورہ ادارہ قیام سے اب تک اپنی بلڈنگ اور رقبہ نہ ہونے کے باعث کس کس جگہ منتقل ہوا؟

(ج) مذکورہ کالج اس وقت کس جگہ قائم ہے اور کیا یہ کالج کی اپنی عمارت اور رقبہ ہے یا تاحال کرایہ کی عمارات میں ہی چل رہا ہے؟

(د) اس کالج میں کس شعبہ اور مضمون کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ہ) اس کالج میں ٹیکنالوجی کی کتنی لیبارٹریز موجود ہیں اوران میں کون کون سی مشینری اور اشیاء فراہم کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ صادق آباد کا قیام 1987 میں ہوا۔

(ب) مذکورہ ادارہ قیام سے اب تک درج ذیل کرائے کی بلڈنگ میں رقبہ نہ ہونے کے سبب منتقل ہوا۔

1۔نہر کنارے نزد کیفے سجاول صادق آباد

2۔رستم کالونی صادق آباد

3۔مہاجر کالونی صادق آباد

(ج) یہ ادارہ اب اپنی عمارت ماڈل ٹاؤن نزد میونسپل واٹر ٹینک، صادق آباد میں کام کر رہا ہے۔

(د) اس ادارہ میں جن کورسز میں تعلیم وفنی مہارت دی جارہی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ میٹرک ووکیشنل

2۔ سرٹیفکیٹ ان ڈریس میکنگ

3۔بیوٹیشن

4۔ڈومیسٹک ٹیلرنگ

5۔کمپیوٹر ایپلیکیشن

6۔پروفیشنل کوکنگ

(ہ) اس کالج میں مجموعی طور پر درج ذیل 6 لیبز کام کر رہی ہیں۔

1۔بیوٹیشن لیب

2۔ڈرافٹنگ اینڈ سیونگ لیب

3۔کمپیوٹر لیب

4۔، مشین ایمبرائیڈری لیب

5۔پروفیشنل کوکنگ لیب

6۔ٹیلرنگ لیب

(مشینری کی لسٹ تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سبزی و پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4233: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر لاہور کی سبزی و پھل منڈیوں میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے زائد قیمتوں اور منافع خوری کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں کیا کیا کارروائی کی ہیں؟

(ب) مذکورہ پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے سبزی و پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں اور زائد منافع خوری کرنے پر کتنے افراد کے خلاف سال 19-2018 میں FIR درج کروائیں؟

(ج) مذکورہ پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے سبزی و پھل منڈیوں میں زائد منافع خوری کرنے پر کتنے دکانداروں کو سال 19-2018 میں کتنے جرمانے کئے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) شہر لاہور کی سبزی اور پھل منڈیوں میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی طرف سے زائد قیمتوں اور زائد منافع خوروں کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں کی گئی کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

چھاپے:	168,994
منافع خوری میں ملوث دکاندار:	19,699
جرمانے:	153,68,200 روپے
گرفتاریاں:	9,565
FIRs :	8,226

(ب) مذکورہ پرائس کنٹرول مجسٹریٹ صاحبان نے سبزی اور پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں اور زائد منافع خوری کرنے پر سال 19-2018 میں 8,226 افراد کے خلاف FIRs درج کروائیں۔

(ج) مذکورہ پرائس کنٹرول مجسٹریٹ صاحبان نے سبزی اور پھل منڈیوں میں زائد قیمتوں اور زائد منافع خوری کرنے پر دکانداروں کو سال 19-2018 میں 19,699 دکانداروں کو مبلغ 153,68,200 روپے جرمانہ کیا۔

علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کے پہلے فیز کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***4252: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر صنعت تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی 3217 ایکڑ پر قائم کیا جائے گا؟

(ب) علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی کا پہلا فیز کب تک مکمل کر لیا جائے گا نیز اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ درست نہ ہے۔علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی 3278 ایکڑ پر قائم کیا جا رہا ہے۔

(ب) علامہ اقبال انڈسٹریل سٹی پنجاب کا واحد پراجیکٹ ہے جو کہ چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور میں صنعتی کوآپریشن فریم کے تحت قائم کیا جا رہا ہے۔یہ 3278 ایکڑ پر محیط ہے اور ساہیانوالہ انٹر چینج پر واقع ہے۔یہاں انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کا کام تیزی سے جاری ہے اور اس کا پہلا فیز جون 2021 میں مکمل ہو گا۔

اب تک جو کام مکمل کئے جا چکے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ فزیبلٹی سٹڈی مکمل ہو گئی ہے۔

2۔ زمین حاصل کر لی گئی ہے۔

3۔ 5 MMCFD گیس اور MW10 بجلی عارضی طور پر فراہم کر دی گئی ہے۔

4۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ پر کام شروع کر لیا گیا ہے۔

5۔ سپیشل اکنامک زون کے سٹیٹس حاصل کر لئے ہیں۔

6۔ پراجیکٹ کا افتتاح بدست وزیر اعظم صاحب 3۔ جنوری 2020 کو انجام پا گیا ہے۔

7۔ زمین تعمیرات کے لئے مہیا ہے۔

ساہیوال لیکسن تمباکو سگریٹ، فیکٹری قادرآباد کے باہر فیئر پرائس شاپ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4500: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر صنعت ، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لیکسن تمباکو سگریٹ فیکٹری قادرآباد ضلع ساہیوال کے باہر فیئر پرائس شاپ بنائی گئی ہے اگر ہاں تو کب سے موجود ہے مکمل تفصیل بتائیں ؟

(ب) اس شاپ پر فیکٹری ریٹ پر سگریٹ دستیاب ہیں اور فیکٹری ملازمین ودیگر اہل حلقہ کو فیکٹری ریٹ پر سگریٹ دستیاب ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اگر اس فیکٹری کے باہر فیئر پرائس شاپ موجود نہ ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں محکمہ / حکومت کب تک شاپ بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل بتائیں ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) لیکسن ٹوبیکو(فلپ مورس) کے باہر کوئی فیئر پرائس شاپ موجود نہ ہے۔ البتہ پرائس شاپ ایکٹ 1971 کے تحت فیکٹری کے اندر اشیاء ضروریہ کی فیئر پرائس شاپ 2015 سے موجود ہے۔

(ب) فیئر پرائس شاپ ایکٹ 1971 کے تحت سگریٹ اشیاء ضروریہ کی لسٹ میں شامل نہ ہے۔ لہٰذا فیکٹری ہذا میں تیار کردہ سگریٹ یہاں فروخت نہ کیا جاتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں ذکر کیا گیا ہے کہ فیکٹری کے باہر سگریٹ کی کوئی فیئر پرائس شاپ موجود نہیں ہے۔ فیئر پرائس شاپ ایکٹ 1971 کے تحت قائم شدہ فیئر پرائس شاپ کی لسٹ میں سگریٹ شامل ہیں اور نہ ہی محکمہ انڈسٹری / حکومت پنجاب سگریٹ کی فیئر پرائس شاپ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

دی یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی ہیڈ رسول کے وائس چانسلر کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*4533: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کی تعیناتی کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) The University of Technology Rasul کے وائس چانسلر کی تعیناتی کیوں تاخیر کا شکار ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 2018 کے سیکشن 14 سب سیکشن 3 کے تحت گورنمنٹ 2 سال کی مدت کے لئے ایک سرچ کمیٹی منتخب کرے گی جس کے ممبران کی تعداد کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہوگی۔ سرچ کمیٹی تمام ضابطے بروئے کار لاتے ہوئے حروف تہجی کے اعتبار سے بغیر کسی ترجیح کے 3 لوگوں کا پینل سیکشن 14 سب سیکشن 5 آف پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول ایکٹ 2018 کے تحت منتخب کرے گی۔ جو اس کی رائے کے مطابق وائس چانسلر کی بھرتی کے لئے مناسب ہوں گے، چانسلر / گورنر پنجاب کو بھیجے جائیں گے اور چانسلر / گورنر سیکشن 14 سب سیکشن 6 آف یونیورسٹی ایکٹ 2018 کے تحت اس پینل میں سے وائس چانسلر کی تعیناتی 4 سال کے عرصے کے لئے کریں گے۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول کے وائس چانسلر کی تعیناتی کے لئے انٹرویو مورخہ 17۔مارچ 2020 کو منعقد ہونا تھے لیکن COVID-19 کی وجہ سے انٹرویو مؤخر کر دیئے گئے۔ اب سرچ کمیٹی کے معزز ممبران کی مشاورت سے وائس چانسلر، برائے مندرجہ بالا یونیورسٹی کی تعیناتی کے لئے امیدواران کے انٹرویو مورخہ 18۔اگست 2020 کو مقرر کئے گئے ہیں۔

ٹیوٹا کی طرف سے نئے کورسز کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

*5509: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ٹیوٹا نے 15۔اگست 2018 سے اب تک کوئی نیا کورس متعارف کرایا ہے؟

(ب) اگر کوئی نیا کورس متعارف کرایا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! ٹیوٹا نے 15۔اگست 2018 سے اب تک تین نئے آن لائن کورسز متعارف کرائے ہیں۔

(ب) 15۔اگست 2018 سے اب تک جن تین نئے آن لائن کورسز کو متعارف کرایا گیا ہے ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کا لاہور میں نیا فنی تعلیمی ادارہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5510: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور میں کوئی نیا فنی تعلیمی ادارہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! ٹیوٹا سبزہ زار، لاہور میں فنی تعلیمی ادارہ برائے خواتین بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ب) تجویز کردہ ادارہ بنانے کے لئے تقریباً چودہ کنال اراضی ایل ڈی اے سے خرید لی گئی ہے جس کا قبضہ لینا ابھی باقی ہے۔ مذکورہ ادارہ میں جن کورسز کا اجراء کیا جائے گا ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ: انڈسٹریل کی تعداد اور بغیر این او سی کے چلنے والے کارخانہ جات سے متعلقہ تفصیلات

***6085: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ہذا کے تحت کہاں کہاں انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سی صنعت اور فیکٹریاں و ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا ان اداروں کی تنصیب سے قبل محکمہ سے این او سی یا اجازت حاصل کی گئی تھی۔

(د) اس ضلع میں کون کون سی فیکٹری / کارخانہ اور ادارہ محکمہ سے این او سی / اجازت کے بغیر لگایا گیا ہے؟

(ہ) محکمہ ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع چنیوٹ میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں درج ذیل کارخانہ جات اور فیکٹریاں کام کر رہی ہیں۔

1۔ شوگر ملز (3عدد)، 2۔ ٹیکسٹائل سپننگ ملز (8عدد)، 3۔ رائس پروسیس پلانٹس (52عدد)، 4۔ گتہ فیکٹریز (2عدد)، 5۔ فلور ملز (4عدد)، 6۔ فاؤنڈریز (9عدد)

علاوہ ازیں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا ایک ادارہ ووڈن فرنیچر کامن فیسلٹی سروس سنٹر کے نام سے ضلع چنیوٹ میں کام کر رہا ہے اور اسی ادارے کی بلڈنگ میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ آفس جھنگ کا کیمپ آفس قائم ہے۔

(ج) ان اداروں کی تنصیب سے قبل محکمہ ہذا سے این او سی لینا ضروری نہ ہے۔ ماسوائے درج ذیل یونٹوں کے

1۔ Arms and Ammunition

2۔ Security Printing, Currency and Mints

3۔ High Explosives

4۔ Radio Active Substances

5۔ Alcoholic Beverages or Liquors

6۔ Sugar Mills

7۔ Cement Plant

جز(ب) کے جواب میں مذکورہ شوگر ملز کے لئے NOC لیا گیا تھا۔

(د) فیکٹری اور کارخانہ جات کو چلانے سے پہلے دفتر ہذا سے این او سی لینا ضروری نہ ہے ماسوائے ان کارخانوں اور فیکٹریوں کے جو سوال کے جز(ج) کے جواب میں دیئے گئے ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں شوگر ملز کے علاوہ مذکورہ بالا یونٹس کی تنصیب نہ ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا ان یونٹوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہا ہے تاہم اگر کوئی شکایت موصول ہو تو اس صورت میں محکمہ پالیسی کے تحت ان کے خلاف کارروائی کرے گا۔

صوبہ میں نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے درخواستوں کی تعداد اور طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***6109: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کو نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کتنی درخواستیں وصول ہوئی ہیں؟

(ب) نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے درخواست دینے کا طریق کار کیا ہے یہ درخواست کس کو دی جاتی ہے؟

(ج) نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کیا سیکیورٹی بھی جمع کرانا ہوتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے محکمہ صنعت، تجارت، سرمایہ کاری وہنر مندی کو اب تک 33 مکمل درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں پنجاب انڈسٹریز(کنٹرول آن اسٹیبلشمنٹ اینڈ انلارجمنٹ آف سیمنٹ پلانٹس) پروسیجر رولز2019کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نئے سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے محکمہ صنعت کی جانب سے کسی قسم کی سکیورٹی جمع کرانے کی ضرورت نہ ہے۔

سیمنٹ فیکٹری لگانے کے لئے این او سی کے اجراء میں آسانی پیدا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

6112*: سیدہ زہرا نقوی: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیاسیمنٹ فیکٹریزلگانے کے لئے مختلف محکموں کے این او سی کے اجراء کو آسان بنایا گیاہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہو تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! مختلف محکموں کے این او سی کے اجرا کو آسان بنایا گیاہے۔

(ب) حکومت نے سیمنٹ سیکٹر کی صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں جن کا بنیادی مقصد سرمایہ کاری کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔

چونکہ سیمنٹ پلانٹ کی تنصیب ایک پیچیدہ عمل ہے اور اس میں مختلف محکمہ جات کان کنی و معدنیات، تحفظ ماحول، انہار، مقامی حکومت و گروہی ترقی اور صنعت کے قوانین و ضوابط پر عمل کرنا ناگزیر ہے۔ لہٰذا جانچ پڑتال کے بعد درخواستوں کو ان محکمہ جات میں این او سی کے اجراء کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ تاہم حکومت نے سیمنٹ سیکٹر کی صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ سیمنٹ کے کارخانے لگانے کے لئے کوئی قواعد و ضوابط موجود نہ تھے۔ سیمنٹ لگانے کے طریقہ کو باقاعدہ، منظم اور شفاف بنانے کے لئے (پنجاب

انڈسٹریز کنٹرول آن اسٹیبلشمنٹ اینڈ انلارجمنٹ آف سیمنٹ پلانٹس رولز 2019 تشکیل دیئے گئے۔

2۔ محکمہ صنعت میں درخواستوں کی ابتدائی جانچ پڑتال کا مرحلہ دوماہ میں مکمل ہوتا تھا جسے کم کر کے دو ہفتے تک محدود کر دیا گیا ہے۔

3۔ سرمایہ کاروں کی سہولت اور معلومات کی فوری فراہمی کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی معاونت سے ایک ویب پورٹل بھی بنایا گیا ہے۔

4۔ مزید برآں سرمایہ کاروں کی سہولت کے لئے فوری معلومات کی فراہمی کے لئے واٹس ایپ گروپ بھی تشکیل دیئے گئے ہیں۔

5۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر ایک سٹیئرنگ کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے۔جو این او سی کے اجراء میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ اور ان کے تدارک کے لئے ہدایات جاری کرتی ہے۔اس کمیٹی میں تمام متعلقہ محکمہ جات کے نمائندہ موجود ہوتے ہیں اور ضرورت کے مطابق سرمایہ کاروں کو اپنے پراجیکٹ میں حائل رکاوٹوں اور ان کے تدارک کے لئے سفارشات پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

6۔ اسی طرح محکمہ تحفظ ماحول میں مجوزہ کارخانے کے چلنے سے ماحول پر ممکنہ مضر اثرات کا جائزہ اور ان مضر اثرات کے تدارک کے لئے ضروری اقدامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مزید برآں مجوزہ منصوبہ کے حوالے سے مقامی لوگوں کی آراء واعتراضات کی سماعت کے لئے عوامی شنوائی کی مجلس منعقد کی جاتی ہے قانون وضوابط کے مطابق اس مجلس کے اجلاس کے لئے تین ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے تاہم سرمایہ کاروں کی سہولت کے لئے یہ عرصہ کم کر کے 30دن تک محدود کر دیا گیا ہے۔

7۔ مجوزہ کارخانوں کو پانی کی فراہمی کے لئے محکمہ انہار متعلقہ مجوزہ مقام پر موجود نہر میں پانی کی دستیابی کا جائزہ لیتا ہے اور این او سی جاری کرتا

ہے۔ سیمنٹ سیکٹر میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے محکمہ انہار نے تمام درخواست گزاروں کو ترجیحی بنیاد پر پانی کی فراہمی کا اہتمام کیا ہے۔

8۔ مجوزہ مقام پر کان کنی کے لئے قابل مطلوبہ رقبہ کی دستیابی، زیرزمین ذخائر کا تخمینہ اور اس سے متعلق دیگر فنی و تکنیکی معاملات کے جائزہ کے بعد محکمہ معدنیات اپنی رپورٹ کان کنی کمیٹی میں برائے غور / منظوری پیش کرتا ہے۔ کمیٹی سے منظوری کے بعد این او سی جاری کیا جاتا ہے۔

9۔ محکمہ مقامی حکومت و گروہی ترقی نے این او سی کے اجراء کے لئے اپنے قوانین کو سرمایہ کار دوست بنانے کے لئے قوانین / قواعد وضوابط میں ترمیم کی ہیں۔

ٹیوٹا پنجاب کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں امام مسجد کا بنیادی پے سکیل محکمہ اوقاف کے امام مسجد کے برابر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***6227: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) TEVTA پنجاب کے زیر اہتمام چلنے والے تعلیمی انسٹیٹیوشنز میں اس وقت کتنے امام مسجد کام کر رہے ہیں اور ان کے بنیادی سکیل کیا ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان امام مسجد کو محکمہ اوقاف کے امام مسجد کے برابر سکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ٹیوٹا پنجاب کے زیر انتظام چلنے والے تعلیمی انسٹیٹیوشنز میں سے تین اداروں میں امام مسجد کی PS-11 کے تحت منظور شدہ اسامیاں موجود ہیں جبکہ 08 تعلیمی انسٹیٹیوشنز میں جز وقتی امام مسجد کی تعیناتیاں کی گئی ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹیوٹا پنجاب اپنے ایکٹ- 2010 اور رولز 2011 کے تحت حکومت پنجاب کا ایک سپیشل ادارہ ہے جس کے اپنے مروجہ قوانین، پے سکیلز اور بھرتیوں کا طریق کار وضع ہے۔

مزید بر آں ہر پوسٹ کا پے سکیل اور متعلقہ انسٹیٹیوٹ / آفس بھی ایس این ای کے مطابق طے شدہ ہوتا ہے۔

ٹیوٹا پنجاب چونکہ صرف فنی تعلیم کے اداروں اور ان میں کام کرنے والے اساتذہ کے معاملات دیکھتا ہے ۔ لہٰذا پورے پنجاب میں صرف تین عدد مساجد میں امام مسجد کی اسامیاں موجود ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مغلپورہ لاہور۔

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گلبرگ لاہور۔

3۔ گورنمنٹ اپرینٹسز ٹریننگ سنٹر ٹاون شپ لاہور۔

درج بالا وضاحت کی روشنی میں گزارش ہے کہ ٹیوٹا پنجاب اور محکمہ اوقاف کے اغراض و مقاصد، دائرہ کار اور قوانین میں واضح فرق موجود ہے لہٰذا ٹیوٹا اتھارٹی محکمہ اوقاف کے برابر سکیل دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آر نوٹس take up کرتے ہیں۔پہلا نوٹس نمبر 653 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی طرف سے ہے یہ پیش ہو چکا ہے اور یہ محکمہ صنعت و تجارت کے حوالے سے ہے آج اس کا جواب آنا ہے۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں حاضر ہوں لیکن مجھے اس کی کاپی دے دیں یا بتادیا جائے کہ معاملہ کیا ہے تا کہ میں اس کے مطابق جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! زیرو آر نوٹس نمبر 653 ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! سوال تو بتا دیں کہ معزز ممبر نے کیا پوچھا ہے تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں اسے دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ پڑھ دیں۔

فیصل آباد کے علاقے ملکو آنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکا سے
ایک خاتون جاں بحق تین ورکرز زخمی(۔۔۔جاری)

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 3۔نومبر 2021 کی خبر کے مطابق فیصل آباد کے علاقہ ملکو آنہ میں فائر ورکس کی فیکٹری میں دھماکہ ہوا جس سے تین مزدور زخمی ہوئے۔ان میں سے ایک خاتون ورکر جاں بحق ہو گئی۔یاد رہے کہ فیصل آباد کے مختلف علاقوں میں ایسے حادثات ہوتے رہتے ہیں اور قیمتی انسانی جانوں کا نقصان بھی ہوتا ہے لیکن ابھی تک حکومت کے متعلقہ ادارے کی طرف سے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ ان فیکٹریوں کے ورکرز کی حفاظت کے ضروری اور فوری اقدامات اٹھانے کی اشد ضرورت ہے ۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں اس بارے میں تھوڑا سا brief تو کر دیتا ہوں لیکن میری درخواست ہے کہ یہ زیرو آر نوٹس میرے محکمہ سے متعلقہ نہیں بلکہ یہ محکمہ محنت سے متعلق ہے کیونکہ لیبر کے حوالے سے جتنے بھی ان کے security measures ہیں ان کو لیبر ڈیپارٹمنٹ طے کرتا ہے اور اس کے اپنے protocols ہیں۔ہاں اگر کسی بوائلر میں یا otherwise کوئی مسئلہ درپیش ہے تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: چلیں، ٹھیک ہے اس زیرو آر نوٹس کو pending کر کے لیبر ڈیپارٹمنٹ کو refer کر دیتے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میرا یہ زیرو آر نوٹس پانچویں مرتبہ pending ہو رہا ہے۔لیبر ڈیپارٹمنٹ کو پابند کیا جائے کہ اس کا جواب فوراً دیا جائے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میں نے اس زیرو آر کو pending کرنے کے لئے نہیں کہا بلکہ میں نے کہا ہے کہ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے میرے ڈیپارٹمنٹ کو آیا ہے جبکہ یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ میں جانا چاہئے تھا۔ میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ ورکرز اور کام کرنے والے لوگوں کے لئے employer جو حفاظتی اقدامات اُٹھاتا ہے ان کے بارے میں لیبر ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کو پابند کیا جائے کہ فوری طور پر اس کا جواب اسمبلی میں دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ جناب سمیع اللہ خان کا زیرو آر نوٹس نمبر 499 ہے جو move ہو چکا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود!

رنگ روڈ راولپنڈی کا نقشہ تبدیل کر کے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچایا جانا (۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب چیئرمین! معزز ممبر کا یہ زیرو آر نوٹس رنگ روڈ راولپنڈی سے متعلقہ ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ راولپنڈی رنگ روڈ منصوبے کی ابتدا 1997 میں RDA نے Build Operate and Transfer (BOT) کے ذریعے شروع کی تھی اور پھر 2008 میں اس کو Public Private Partnership (PPP) کے طریق کار کے تحت شروع کیا گیا لیکن یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ سال 2016 میں RDA نے اس منصوبے کو Public Private Partnership (PPP) کے طریق کار کے مطابق دوبارہ بحال کیا اور اس کی feasibility بنانے کی ذمہ داری نیسپاک کو دی گئی۔ نیسپاک فرم نے 2017 میں ایک نقشہ وضع کیا جو جی۔ٹی روڈ سے لاہور موٹروے تک تھا۔ اسی اثناء اس منصوبے کو Asian Infrastructure Investment Bank کے قرضے کے ذریعے بنانے کا فیصلہ کیا گیا اور اس کے لئے consultant firm Zeeruk کو hire کیا گیا۔ اس فرم نے 2020 کے شروع میں اس منصوبے کے نقشے کو لاہور موٹروے سے بڑھا کر اٹک لوپ کے

ذریعے سنگجانی سے منسلک کر دیا۔اس کا وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے نوٹس لیا۔کمشنر راولپنڈی کا تبادلہ کیا گیا،Land Acquisition Collector کو فوراً suspend کر دیا گیا اور اس کی انکوائری کرنے کا حکم دے دیا گیا۔اس سلسلے میں نئے کمشنر راولپنڈی کی fact finding report کو منظور کر لیا گیا۔اس رپورٹ میں کچھ افراد کی نشاندہی کی گئی۔اس رپورٹ میں مختلف ہاؤسنگ سکیموں کی منظور شُدہ زمین سے زیادہ پلاٹس فروخت ہونے کی بھی نشاندہی کی گئی اور نقشے میں غیر قانونی تبدیلی کی وجہ سے قومی خزانے کو خریداری کی مد 2.6۔ارب روپے کا نقصان پہنچایا گیا۔اس رپورٹ میں مزید بیان کیا گیا کہ Consultant Firm Zeeruk کے پاس روٹ تبدیل کرنے اور ضلع اٹک میں لے جانے کا قانون کے مطابق کوئی اختیار نہیں تھا۔ایسا صرف پیپر افریم ورک اور نئے اشتہار کے ذریعے سے ہی ممکن تھا۔اس انکوائری کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر راولپنڈی،ڈپٹی کمشنر اٹک،ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) راولپنڈی،اسسٹنٹ کمشنر (صدر) راولپنڈی اور اسسٹنٹ کمشنر فتح جنگ کو تبدیل کیا گیا جبکہ نئے کمشنر راولپنڈی کی منظور شُدہ fact finding report کی روشنی میں مزید ضروری قانونی اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین!جن جن لوگوں کا اس رپورٹ میں ذکر ہے نہ صرف ان کو suspend کیا گیا بلکہ ان کے خلاف legal proceedings بھی چلائی گئی ہیں۔اب یہ کیس محکمہ انٹی کرپشن میں چل رہا ہے اور جیسے ہی اس کی مزید updates آئیں گی تو ان کی بابت ہاؤس کو بھی inform کر دیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین!پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ،شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک تیمور مسعود صاحب اس ہاؤس میں regularly آتے ہیں۔میں نے دیکھا ہے کہ وہ یہاں ایوان میں اکثر موجود ہوتے ہیں۔میرا یہ زیرو آر نوٹس پچھلے آٹھ ماہ سے اس وجہ سے pending تھا کہ اس کا جواب وزیر ہاؤسنگ آ کر دیں گے۔میرا concern تو یہی ہے کہ اس کا جواب آنا چاہئے لیکن اس تاخیر کی کوئی وجہ نہیں تھی۔جس دن میں نے یہ زیرو آر نوٹس پیش کیا تھا اس دن بھی پارلیمانی سیکرٹری ملک تیمور مسعود ایوان میں موجود تھے اور اگر انہوں نے ہی جواب دینا تھا تو پھر یہ پہلے ہی جواب دے دیتے۔اس زیرو آر نوٹس کو اتنا زیادہ delay کرنے کی قطعاً

ضرورت نہیں تھی۔ بہرحال میں اس جواب سے متعلق اپنے سوالات اس معزز ہاؤس کے سامنے رکھتاہوں کیونکہ یہ میراright ہے۔

جناب چیئرمین! یہ جو تفصیل بتائی گئی ہے اس حوالے سے میں دو یا تین points کی طرف آپ اور اس معزز ہاؤس کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس منصوبے کا paper work ہوا ہے، اس کی feasibility تیار کی گئی اور پھر اس کی منظوری کا process عمل میں لایا گیا۔ جب اس منصوبے نے سکینڈل کی شکل اختیار کی تو دو طرح کے لوگ اس میں ملوث پائے گئے۔ اس سکینڈل میں بیوروکریسی یعنی افسران ملوث پائے گئے اور دوسرے وہ لوگ اس میں ملوث پائے گئے کہ جن کے اس منصوبے کے ساتھ مفادات وابستہ تھے۔ اس میں کچھ سیاست دانوں کے نام بھی آئے ہیں۔ بیوروکریسی کے لوگ زیر عتاب آئے، ان کا احتساب بھی ہوا، ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی، میرے خیال میں اب ان افسران کی ضمانت ہو چکی ہے اور وہ رہا ہو چکے ہیں۔ میڈیا کے ذریعے اس سکینڈل میں ملوث جن سہولت کاروں کا تذکرہ کیا گیا ان کے خلاف اب تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جا سکی۔ ان میں وفاقی وزیر غلام سرور خان صاحب اور زلفی بخاری صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ زلفی بخاری صاحب کے نام کے ساتھ آگے ان کے رشتہ دار اور سہولت کاروں کے نام بھی لئے گئے تھے۔ اس سکینڈل کے حوالے سے پنجاب کابینہ کے ایک معزز وزیر کی آڈیو ٹیپ نیشنل چینلز پر چلی ہے۔ اس آڈیو میں جو بات کہی گئی میں exact وہی کہوں گا۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ پنجاب کابینہ کے ایک وزیر پراپرٹی ڈیلروں کے سہولت کار کے طور پر فون پر سودے کروا رہے ہیں۔ عمران خان صاحب کہتے تھے کہ اگر میری کابینہ کا کوئی رکن اس میں ملوث پایا گیا تو اسے مستعفی ہو جانا چاہئے لیکن آج تک کسی وزیر نے استعفیٰ نہیں دیا۔ اس حوالے سے ایک معزز وزیر کی آڈیو ٹیپ منظر عام پر آئی ہے، وہ ایک deal کروانے میں معاونت کر رہا تھا اور اپنا کردار ادا کر رہا تھا۔ اس آڈیو ٹیپ میں وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ میرا بھائی ہے، اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ، وہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اور یہ سودا ہو جائے گا۔ اس سکینڈل میں پنجاب کابینہ کے وزیر اور وفاقی کابینہ کے وزیر ملوث ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ زلفی بخاری اور غلام سرور خان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین! پھر بات اس سے بھی آگے چلی جاتی ہے۔ اس سارے process کے بارے میں مختلف اجلاس ہوئے، ان کے minutes بھی تیار کئے گئے اور وہ minutes ایسی میٹنگز

میں منظور ہوئے کہ جس کی سربراہی عثمان بزدار صاحب نے کی اور جس کی سربراہی عمران خان صاحب نے کی تھی تو جناب چیئرمین! پھر وہ اپنے آپ کو اس سکینڈل سے کس طرح بری الذمہ قرار دے سکتے ہیں؟ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ کوئی اور دور ہوتا اور جناب عمران خان صاحب حزب اختلاف میں ہوتے تو صرف راولپنڈی رنگ روڈ سکینڈل کی وجہ سے وہ وزیر اعظم کا استعفیٰ بھی مانگتے اور وزیر اعلیٰ کا استعفیٰ بھی مانگتے کیونکہ اس رنگ روڈ کی ساری working کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان کی سربراہی میں دی گئی۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں دو باتیں کروں گا۔ پاکستان تحریک انصاف کے دو امتیازی وصف ہیں۔ ان کے دور میں کرپشن کے جتنے سکینڈل آئے وہ چینی سکینڈل کہہ لیں، وہ ادویات سکینڈل کہہ لیں، وہ انرجی یا پیٹرولیم سکینڈل کہہ لیں ان کا ایک وصف یہ ہے کہ کوئی سکینڈل 100۔ارب روپے سے کم نہیں ہے یعنی یہ 100۔ارب روپے سے کم کوئی کلہاڑا مارتے ہی نہیں ہیں۔ اس رنگ روڈ سکینڈل میں ان کی دوسری کاریگری دیکھیں راولپنڈی رنگ روڈ پر ایک اینٹ نہیں لگی اور ان کے لوگوں نے 131 ارب روپے کا سودا کر کے اپنی جیبوں میں ڈال لیا۔ آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ یہ سکینڈل اس ملک کا بہت بڑا سکینڈل ہے اور اب latest خبریں آ رہی ہیں اس رنگ روڈ کی وہ alignment جس کے اوپر یہ سکینڈل بنا تھا اور جس کے اوپر پنجاب حکومت کا تقریباً 2.5 ارب روپیہ لوگوں کے پاس جا چکا ہے اور 131۔ارب روپے سہولت کاروں نے اور پراپرٹی ڈیلرز کے سہولت کاروں نے ہڑپ کر لیا ہے لیکن اُن کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تو میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس کی صاف شفاف انکوائری کی جائے جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان اپنے اجلاسوں کے حوالے سے جواب دیں۔ ہو سکتا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کہہ دیں کہ میرے تو یہ علم میں ہی نہیں آیا تھا چونکہ اُنہیں زیادہ تر باتوں کا علم ٹی وی سے ہوتا ہے یا کسی اور ذریعے سے ہوتا ہے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

جناب چیئرمین! چونکہ میرے معزز ممبر نے اس issue پر بات کی اور ان کی بات facts and figures کی بجائے من گھڑت کہانی تھی۔ سب سے پہلے یہاں پر وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم کی involvement کے حوالے سے ذکر کیا گیا۔ میں آپ کے سامنے اس بات کو confess بھی کرتا ہوں کہ اپنے معزز ممبر اور اس معزز ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی proceeding،

کوئی ایسے minutes کی وزیر اعلیٰ ہاؤس یا وزیر اعظم ہاؤس سے approval نہیں ہوئی جس میں رنگ روڈ کے اس additional loop کے بارے میں یہاں پر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ جو additional loop بنایا گیا اور جو لوگ اس کے اندر involve رہے اور یہ تقریباً 65 کلومیٹر کا ایک illegal route بنایا گیا۔ یہ بات درست ہے کہ اس route اور اس رنگ روڈ کے ذریعے کرپشن کا رستہ بنانے کی کوشش کی گئی لیکن میں یہ بات بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ سکینڈل میڈیا کے اندر break نہیں ہوا تھا، یہ story کسی Investigative Reporter نے break نہیں کی تھی۔ وزیر اعظم پاکستان نے خود اس پر initiative لیا اور اس رنگ روڈ سکینڈل کو take up کر کے اس کے خلاف انکوائری کا حکم دیا اور ہمیں اس بات کے اوپر فخر ہے کہ ہمارے لوگوں میں اتنی اخلاقی جرات ہے کہ جب کسی issue میں کسی کا نام آتا ہے تو وہ resign کر کے side پر ہو جاتا لیکن یہاں پر اربوں اور کھربوں روپیہ کھانے کے باوجود اور یہاں پر money trails نہ دینے کے باوجود کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، تشریف رکھیں۔ Oder in the House, order in the House... زیرو آور نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے نمبر 519/21 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے۔ جی، محترمہ!

ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب طلباء کو معیاری تعلیم اور بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں ناکام

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب کا قیام 2015 میں عمل میں لایا گیا تھا کہ طلبہ کو معیاری تعلیم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کو بھی بنیادی سہولتیں فراہم کر کے ان کا سٹرکچر

بہتر کیا جا سکے لیکن بدقسمتی سے کچھ کالجز اور اداروں کو ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے درمیان rolling stone بنا دیا گیا ہے تاکہ ذاتی مفادات حاصل کئے جا سکیں ان اداروں کو سالہا سال ذلیل وخوار کیا جاتا ہے جس کی ایک مثال سہارا فاؤنڈیشن ہے جہاں دو ہزار سے زائد طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔مذکورہ ادارہ PMC, UHS, Nursing Council, Pharmacy Council and GC University, Faisalabad سے الحاق شدہ ہے۔ پچھلے ایک سال سے ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب میں مذکورہ ادارے کے تمام documents جمع ہونے کے باوجود اس کی inspection کی جا رہی ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی کمیٹی وجود میں لائی گئی ہے۔ان حالات میں تعلیمی ادارے کس طرح اپنی تعلیمی قابلیت کو enhance کر سکتے ہیں اور دنیا کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔بدقسمتی یہ ہے کہ چند ناخلف لوگوں کی وجہ سے ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیش آ رہی ہیں۔لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک کو Special Committee No. 12 کو refer کیا جاتا ہے اور دو ماہ میں اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 521/21۔ چودھری اختر علی کی ہے۔

پنجاب کے ملازمین کو بھی دیگر صوبوں کی طرح ریٹائرمنٹ پر گروپ انشورنس کی رقم ادا کرنے کا مطالبہ

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ پاکستان میں چاروں صوبوں اور وفاق کے تمام سرکاری اداروں میں جب کوئی بندہ ملازمت join کرتا ہے تو گروپ انشورنس کی ہر ماہ کٹوتی ہوتی ہے۔باقی تین صوبوں میں تو جب کوئی سرکاری ملازم ریٹائر ہوتا ہے تو اسے گریڈ وائز گروپ انشورنس کی رقم ریٹائرمنٹ پر دے دی جاتی ہے لیکن پنجاب واحد صوبہ ہے جہاں پر یہ سہولت میسر نہیں ہے۔بلکہ اگر کوئی ملازم دوران ملازمت فوت ہو جائے یا ریٹائرمنٹ کے پانچ سال کے اندر اندر فوت ہو جائے تو اس کی فیملی کو گروپ انشورنس کی رقم ادا کی جاتی ہے۔میں اسمبلی کے پچھلے tenure میں ایس اینڈ جی اے ڈی کی سٹینڈنگ کمیٹی کا

چیئرمین تھا کچھ معزز ممبران نے اس معاملے کو ہاؤس میں take up کیا جسے ہاؤس نے اس کمیٹی کو refer کیا تھا جہاں اس پر دو سال تک مسلسل کام ہوا۔ ہم نے تمام stakeholders، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور ایس اینڈ جی اے ڈی اور مختلف انشورنس کمپنیوں سے متعدد میٹنگز کیں اور principally سب نے agree کیا کہ جب دوسرے صوبوں میں گروپ انشورنس کی رقم سرکاری ملازموں کو ریٹائرمنٹ پر ملتی ہے تو پنجاب میں بھی گروپ انشورنس کی مجموعی کٹوتی اور اس رقم پر Accrued Profit کی رقم کی ادائیگی ریٹائرمنٹ پر ملنی چاہئے لیکن متعلقہ محکمے نے کہا کہ ہمیں رولز میں تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے اور یہ تبدیلی کرکے ہم اسے پورے پنجاب میں لاگو کردیں گے مگر اسی اثنا میں اسمبلی کا tenure مکمل ہو گیا۔ چونکہ میری سربراہی میں اس انتہائی اہم issue پر بہت زیادہ محنت ہوئی تھی اور تمام معاملات final ہو گئے تھے لیکن implementation نہ ہو سکی اس لئے میں نے اس مسئلے کو موجودہ اسمبلی میں نشان زدہ سوال نمبر 541 کے تحت مورخہ 11۔دسمبر 2019 کو ایوان میں پیش کیا جس کے جواب میں on the floor of the House جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے میرے مؤقف سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ اس پر implement کرنے کے لئے صرف رولز میں ترمیم کی ضرورت ہے جو محکمے نے کرنی ہے اور میں یہ ترمیم کروا کر پنجاب بھر میں اس پر implementation کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ اس کے بعد مورخہ 31۔دسمبر 2019 کو ایک قرارداد کے جواب میں جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے دوبارہ یقین دہانی کرائی پھر تیسری بار مورخہ 8۔ستمبر 2020 کو جناب وزیر قانون نے معزز ایوان کو یقین دہانی کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ معاملہ Cabinet Committee on Legislative Business میں منظوری کے لئے گیا ہے اس کے بعد کیبنٹ میں اس کی منظوری ہو جائے گی۔ جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور کی معزز ایوان میں اس انتہائی اہم معاملے پر یقین دہانی کرائے دو سال گزر چکے ہیں لیکن آج تک اس پر عملدر آمد نہیں ہوا جس وجہ سے بے شمار سرکاری ملازمین ریٹائر ہو کر اس قانونی حق سے محروم ہو گئے ہیں۔ چونکہ یہ پنجاب بھر کے تمام سرکاری ملازمین کا issue ہے جو حل نہیں ہوا باوجود اس حقیقت کے کہ مطلوبہ گروپ انشورنس کی ادائیگیاں انشورنس کمپنی نے کرنی ہیں اور صوبہ کے خزانے پر کوئی مالی بوجھ نہیں پڑے گا۔ میری سٹینڈنگ کمیٹی نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی کو یہ direction جاری کی تھی کہ وہ تمام متعلقہ محکمہ جات اور stakeholders کے

ساتھ میٹنگ کرنے کے بعد گروپ انشورنس کی کٹوتی بمع Accrued Profit کی ادائیگی کو سرکاری ملازم کی ریٹائرمنٹ پر دینے کے عمل کو عملی جامہ پہنائیں۔لہٰذا استدعا ہے کہ اسے کسی سپیشل کمیٹی اور میں یہ خصوصی طور پر کہتا ہوں کہ سپیشل کمیٹی نمبر12 میں اس کو refer کیا جائے جو اس پر work کرتے ہوئے اس پر implementation کرائیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی معزز ایوان میں یقین دہانی کے بعد پنجاب بھر کے سرکاری ملازمین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی لیکن اس پر عملدرآمد نہ ہونے سے تمام ملازمین انتہائی پریشان اور مضطرب ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو سپیشل کمیٹی نمبر12 کو refer کیا جاتا ہے اس کی رپورٹ دو ماہ میں ہاؤس میں پیش کی جائے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: اجلاس کی کارروائی کا وقت پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔اب محترمہ آسیہ امجد مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی reports ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، مسودہ قانون یونیورسٹی آف راولپنڈی، مسودہ قانون یونیورسٹی آف آرٹس اینڈ سائنسز، مسودہ قانون (ترمیم) نور انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور اور مسودہ قانون سالار انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! میں

1) The University of Central Punjab (Amendment) Bill 2021(Bill No.81 of 2021)

2) The University of Rawalpindi Bill 2021 (Bill No.82 of 2021)

3) The University of Arts & Sciences Bill 2021 (Bill No.83 of 2021);

4) The Noor International University Lahore (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 84 of 2021); and

5) The Salar International University Bill 2021 (Bill No.85 of 2021)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: جی، رپورٹیں پیش ہوئیں۔

آج کے ایجنڈے میں زراعت پر بحث تھی لیکن ٹائم کی کمی کی وجہ سے it will be continued on Monday۔ منسٹر صاحب! اب زراعت پر بحث پیر کو ہو گی اور اس میں آپ نے کھاد کے حوالے سے پنجاب کا جو کوٹا 70 فیصد بنتا ہے اس میں میری معلومات کے مطابق صرف 23 فیصد مل رہا ہے۔ اس کا دفاع کرنا آپ، چیف منسٹر صاحب اور لاء منسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے۔

The House is adjourned to meet on Monday 27 December 2021 at 1 pm.